## استوپ کی معلومات

### ہرمیکا
استوپ کے بیضوی حصّے کی چوٹی کی چاروں جانب باڑی (Ralling) کو ہرمیکا کہتے ہیں۔ جو مکمل استوپ کا احاطہ کرتی ہے۔

### میدھی
استوپ کے چاروں جانب بلندی پر بنائے گئے دائرہ نما راستے کو میدھی کہتے ہیں۔ اس کا استعمال استوپ کے اردگرد چکّر کے لیے ہوتا ہے۔

### پردکشنا پتھ
مندر یا پوجا کے مقامات واقع دائرہ نما راستے کو 'پردکشِنا پتھ' کہتے ہیں۔ مقدس مقام دائیں جانب رہے اس طرح سے اس مقام کی پردکشِنا کی جاتی ہے۔

### تورن
تورن یعنی دوستون کے اوپری حصّے میں سیدھے پاٹ یا کمانی شکل میں پتھر کو آڑا رکھ کر کی گئی خوبصورت تعمیرات، تورن کے اندر گزر کر تمام عقیدت مند لوگ داخل ہوتے ہیں۔

## ستونی تحریر
ستونی تحریریں ایک ہی پتھر سے بنائی گئی تھیں۔ سمراٹ اشوک کے مذہبی فرمان نقش کردہ ستونی تحریریں فنِ سنگتراشی کے بہترین نمونے ہیں۔ ایک ہی پتھر کو تراش کر، گھِس کر چمکدار بنایا جاتا تھا۔ ایسے ستون انبالہ، میرٹھ، الہٰ آباد، سارناتھ، بہار میں لوریا کے قریب نندن گڑھ، سانچی، کاشی، پٹنہ اور بدھ گیا کے بودھی درخت کے پاس کھڑے کیے گئے تھے۔ جو برہمی رسم الخط میں نقش کیے گئے ہیں۔

## سارناتھ کا ستون

3.5 شیروں کی مورتی

سارناتھ کا ستون بھارت کا فن سنگتراشی کا بہترین نمونہ ہے۔ اس ستون کی چوٹی پر باہم مَس کرتے ہوئے کھڑے چار شیروں کی مورتی ہے۔ سارناتھ بھگوان بدھ کی تعلیمات کا مقام ہونے سے شیروں کے نیچے چاروں جانب چار دھرم چکر نصب کیے گئے ہیں۔ یہ چکر دھرم کی وجیہ بتاتا ہے۔ اس لیے دھرم چکر کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھی، گھوڑا اور بیل کی سنگتراشی کی گئی ہے۔ جمہوری بھارت کے قومی پرچم میں اس چکر کو رکھا گیا ہے ان چار شیروں کی شکل کو بھارت کی قومی علامت کا مقام دیا گیا ہے۔دنیا کے بہترین سنگتراشی کے نمونوں میں یہ ایک بہترین نمونہ ہے۔

## چٹّانی تحریریں
سمراٹ اشوک کی چٹّانی تحریروں میں مذہبی فرمان نقش کردہ چٹّانی تحریریں اہم ہیں۔لکڑی پر نقش کرنے کا فن، چٹّان پر نقش کرنے کا فن وغیرہ تعمیراتی فن کے بہترین نمونوں کا احساس دلاتے ہیں۔لکڑوں اور پتھروں کی باڑ بنا کر دروازے پر خوبصورت تورن نقش کیے گئے ہیں۔ جو مذہب کے عمل پر زور دیتے ہیں۔ یہ چٹّانی تحریریں پیشاور، دہرادون، تھانہ، ممبئی، دھولی اور جوگڑا (اوڈیشا) اور چنائی وغیرہ مقامات سے دستیاب ہوئے ہیں۔ گجرات میں جوناگڑھ گرنار پہاڑ کی طرف جانے والے راستے پر (وادی میں) اس قسم کی چٹّانی تحریریں ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ گجرات کے پالی تانا، شیترونجا پہاڑ پر جین مندروں، احمدآباد میں ہٹی سنگھ کے جین دیراسر میں عیسوی سن 1847 میں تفصیلی معلومات فراہم کرنے والی چٹّانی تحریریں سنسکرت اور گجراتی زبان میں نقش کروا کر رکھی گئی ہیں۔

## جنوبی بھارت کی دراوڑی طرز

کرشنا اور گوداوری دریاؤں کے اردگرد کے علاقوں میں سات واہن خاندان کے راجاؤں کی حکومت کے دوران کئی بدھ استوپ تعمیر کیے گئے تھے۔ یہ استوپ نصف دائرہ نما اور بیضوی شکل کے نیز گھنٹی کی شکل کا چوٹی والے تھے۔ ناگارجن کونڈا کا استوپ اور امراوتی کا استوپ دراوڑی طرز کے بہترتین نمونے ہیں۔ چول راجاؤں نے دراوڑ طرز کے فن تعمیرات کو اعلیٰ مقام پر پہنچایا تھا۔

## عہد گپت کا فن

عہد گپت میں سنگتراشی، تعمیری، مصوری، رقص، موسیقی وغیرہ فنون کی کافی ترقی ہوئی تھی۔ جبل پور کا پاروتی مندر (نِناوا)، بھومرا (ناگوڈا) کا شیو مندر، ایرن (مدھیہ پردیش) کا نروسینھ مندر، جام نگر کا گوپ مندر، استوپ چیتیہ، مٹھ، وہار، پرچم، ستون وغیرہ عہد گپت کے فن کے نمونے ہیں۔ اس کے علاوہ فن سنگ تراشی میں سارناتھ کی بدھ مورتیاں، متھورا کی وشنو مورتی اور مہاویر سوامی کی مورتی، اودے گیری کی غاریں، وشنو وراہ کے روپ کی مورتی وغیرہ بھارتی عہد گپت کے فن کے بہترین نمونوں کے سبب عہد گپت کو فن کا عہد زریں کہتے ہیں۔

## غار تعمیرات

برّ صغیر کی بھارت غار تعمیرات انسان کی تخلیق کردہ خوبصورت مقامات میں شمار کی جاتی ہیں۔ اورنگ آباد میں آئی ہوئی اجنتا اور ایلورا کی غاریں، ممبئی کے قریب واقع ایلیفینٹا کی غاریں، اُڈیسہ میں بھونیشور کے مغرب میں اودے گیری، کھنڈگیری اور باگھ کی غاریں مدھیہ پردیس گپت عہد کی غار تعمیرات کے بہترین نمونے ہیں۔ گجرات میں کھنبالیڈا (گونڈل)، ڈھانک (راجکوٹ)، جوناگڑھ میں واقع تین غاروں کا مجموعہ تلاجا، سانا وغیرہ میں غاریں دستیاب ہوئی ہیں۔ اشوک کی غار تحریریں گیا سے 16 میل دور پر واقع بربر پہاڑ کی تین غاروں کی دیواروں پر نقش کیا ہے۔ جس میں سمراٹ اشوک کی تمام عمر کی ہوئی سخاوتوں کی تفصیلات ہیں۔ آسام کی دارجیلنگ کی غار، بہار کی سُداما اور سیتا کی غار وغیرہ مشہور غار تعمیرات ہیں۔

گجرات کی غاریں

**(1) جوناگڑھ کی غاریں :** جوناگڑھ میں تین غاروں کا مجموعہ ہے۔

(1) باواپیارا کا غار مجموعہ : یہ غار باوا پیارا مٹھ کے قریب میں واقع ہے۔ یہ غاریں تین قطار میں اور باہمی زاویہ قائمہ سے جوڑتے ہوئے پھیلی ہوئی ہے۔ پہلی قطار میں چار، دوسری قطار میں سات اور تیسری قطار میں پانچ غاریں، کل 16 غاریں ہیں جو عیسوی سن کی شروعاتی صدی کے درمیان نقش ہونے کے امکانات ہیں۔

(2) اوپر کوٹ کی غاریں : یہ غاریں دو منزلہ ہیں۔ نیچے سے اوپر جانے کے لیے قدموں کا سلسلہ ہے۔ اوپرکوٹ کی غاریں عیسوی سن کی دوسری صدی کے پہلے نصف سے چوتھی صدی کے بعد نصف تک نقش ہوئی ہوگی۔

(3) کھاپرا کوڈیا کی غاریں، کُنڈ اوپر کی غاریں : یہ غاریں منزل والی ہوگی ایسا دستیاب آثار سے کیا جا سکتا ہے۔ غاروں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ کل 20 ستون واقع ہیں۔ یہ غار عیسوی سن تیسری صدی میں نقش کی گئی ہوگی۔

**(2) کھمبالیڈا غار :** راجکوٹ سے 70 کلومیٹر دور گونڈل کے قریب واقع کھمبالیڈا سے یہ غاریں عیسوی سن (14959 میں) دستیاب ہوئی ہیں۔ جن میں تین غاریں قابل ذکر ہیں۔ بیچ کی غار میں استوپ یوکت، چیتیہ گرہ، اندر داخل ہونے کے دروازے کی دونوں طرف کھڑے درختوں کے سہارے کھڑے ہوئے بودھی ستون اور کچھ اپاسک کی بڑی شکلیں دوسری-تیسری صدی کی ہے۔

**(3) تلاجا کی غار :** شیترونج ندی کے دہانے کے پاس بھاؤنگر ضلع میں تلاجا کا پہاڑ واقع ہے۔ جو تال دھوج گیری تیرتھ گاہ کے طور پر مشہور ہے۔ پتھروں کو تراش کر 30 غاریں تعمیر کی گئی ہیں۔ ان غاروں کی فنِ تعمیرات میں وسیع دروازہ واقع ہے۔ ایبھل منڈپ (سبھا

کنڈ) اور چیتیہ گرہ اور تعمیراتی فن کے لحاظ سے عمدہ ہے۔ بُدھ مذہب کی تعمیرات کی یہ غاریں عیسوی سن کی تیسری صدی کی ہیں۔

**(4) سانا غار :** گیرسومناتھ ضلع کے اونا تعلقہ کے وانکیا گاؤں کے قریب روپین ندی پر سانا کے پہاڑوں پر یہ غاریں واقع ہیں۔ سانا پہاڑ پر شہد کے چھتّے کی مانند 62 غاریں پھیلی ہوئی ہیں۔

**(5) دھانک غار :** راجکوٹ ضلع کے اُپلیٹا تعلقہ کے دھانک گاؤں میں ڈھنک گیری واقع ہے۔ ڈھانک کی غاریں چوتھی صدی کی پہلے نصف کی ہونی چاہیے۔

**(6) جِھنجھوریزر :** دھانک کی مغرب میں سات کلومیٹر فاصلے پر سِدسر کے قریب جھنجھوریزر کی وادی میں چند بدھ غاریں واقع ہیں۔ یہ غاریں عیسوی سن کی پہلی اور دوسری صدی کی مانی جاتی ہیں۔

**(7) کچھ کی کھاپرا کوڈیا کی غاریں :** کچھ کے لکھپت تعلقے میں پرانے پاواگڑھ کے قریب آئے ہوئے پہاڑ میں یہ غاریں ہیں۔کل دو غاریں ہیں۔ (عیسوی سن 1967 میں) یہ غاریں کے۔ کا۔ شاستری نے تلاش کی تھیں۔

**(8) کڈیا ڈُنگر غار :** بھروچ ضلع کے جھگڈیا تعلقہ میں کڈیا ڈنگری کی تین غاریں آئی ہوئی ہیں۔ یہ بدھ مذہب کی قدیم فنِ تعمیرات کا بہترین نمونہ ہیں۔ یہاں کی غار تعمیرات بے مثال ہے۔ ایک ہی پتھّر میں تراشے ہوئے 11 فٹ اونچے شیر کا ستون ہے۔ ستون کے اوپری حصّے میں دو جسم والی ایک منہ والی شیر کی شکل ہے۔

## رتھ منادر

جنوبی بھارت میں ایک پتھر یا چٹّان میں سے تراش کر بنائے ہوئے دنیا کے مشہور رتھ منادر، پلّو عہد کی ایک خاص پہچان ہیں۔ کانچی کا، کیلاس ناتھ کا مندر اور وینکٹ چیرول کا مندر فنِ تعمیرات کی بہترین مثال ہے۔ ان کے علاوہ مہابلی پورم کا منڈپ اور مہابلی پورم کے رتھ منادر عالمی شہرت یافتہ ہیں۔ ہر رتھ منادر ایک ہی چٹّان کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ ان رتھوں کے نام پانڈووٗں کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ سب سے بڑا رتھ مندر دھرم راج کا اور چھوٹا مندر دروپدی کا ہے۔

3.6 رتھ مندر

## مندر تعمیرات (منادر)

مندر تعمیرات میں اونچی نشستوں پر سیڑھیوں والے اور چوٹی والے منادر نظر آتے ہیں۔ کچھ مندر سپاٹ ہیں۔ گربھ گرہ کے اردگرد پر دکشنا پتھ رکھا جاتا ہے۔ فنِ تعمیرات کے بہترین منادر میں جبل پور کا بھومرا کا شِو مندر، جنوبی بھارت کے بیجاپور کا لارخان کا مندر نالندا (سلطان گنج) کی بھگوان بدھ کی تانبے کی مورتی اور متھورا کے جین مندر کی مورتی۔ سنگتراشی کے میدان میں بے نظیر ہے، ان میں پلّو راجاؤں کا بڑا حصّہ ہے۔ پلّو کی راجدھانی کانچی میں تعمیر کردہ منادر بے حد مشہور ہیں۔

چول خاندان کی راجدھانی تھنجاوُر میں تھی۔ یہاں برہدیشور کا مندر، چول خاندان کے راج راج اوّل نے تعمیر کروایا تھا۔ یہ مندر تقریباً 200 فٹ اونچا ہے۔ قدیم بھارت کا یہ بے نظیر مندر ہے۔

## 'گو پُرم' کی تعمیرات

'گوپُرم' یعنی مندر کا دروازہ۔ جنوبی بھارت کے حکمرانوں نے مندر کی تعمیرات کے کام کو تیز کیا۔ انھوں نے مندر کے باہر کھڑی دیواروں اور خوبصورت مُزیّن دروازوں کی تعمیر کی۔ مندر کے دروازے گوپُرم کہلاتے ہیں۔ مندروں کے بجائے اب گوپُرم کی فنّی خوبصورتی کی عظمت بڑھ گئی تھی۔ کانچی اور مُدرائی کے مندروں کے گوپُرم کو دور سے دیکھ کر آج بھی فن کے دلدادہ اس میں کھو جاتے ہیں۔

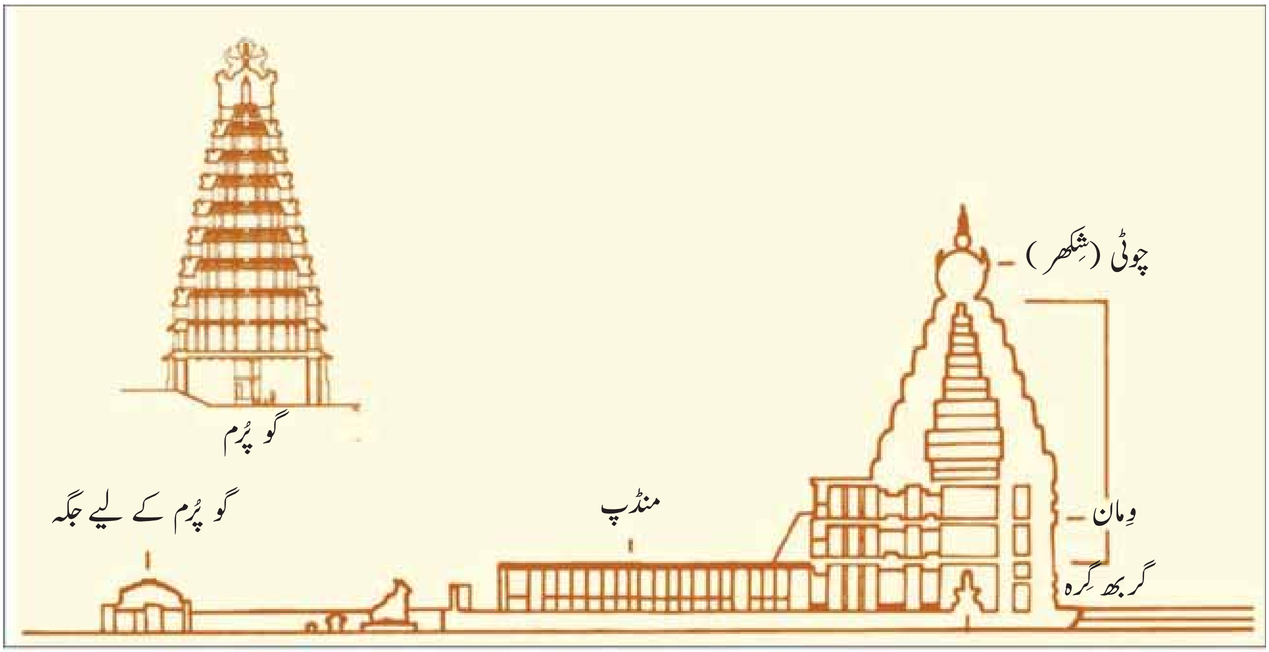


3.7 جنوبی بھارت کے مندر کا خاکہ

### گوپُرم تعمیرات
### مندر کے خاکہ کی معلومات

**گربھ گرہ (زیر زمین کمرہ)**

گربھ گرہ بالخصوص ایک چھوٹا اور اندھیرا کمرہ ہوتا ہے۔جس میں مندر کی مورتی کو نصب کیا جاتا ہے۔ عام طور پر چار کونوں والا یہ حصّہ زیادہ تر مثلث نما ہوتا ہے۔ گجرات میں اُسے 'گھمبارو' کہتے ہیں۔

**گوپُرم (دروازہ)**

'گوپرم' جنوبی بھارت میں مندروں کا داخلی دروازہ ہے۔ گوپُرم کی تعمیر اوپر سے نصف دائرہ نما ہوتی ہے۔ گوپُرم کو مضبوط بنانے کے لیے اس کی نیچے کی دو منزلوں کو عمودی شکل میں بنایا جاتا ہے۔

**منڈپ (شامیانہ)**

یہ تعمیر ستونوں کے اوپر تشکیل دیا ہوا بڑا ہال یا مندر کے مخصوص دروازے کے سامنے تشکیل دیا ہوا ایک وسیع میدان ہے۔

**چوٹی (شِکھر)**

زیر زمین کمرے کے سب سے اونچائی والے باہری حصّے پر نوکدار بنائی گئی شکل کو چوٹی (شِکھر) کہتے ہیں۔ ایسی چوٹی کو پیتل یا سونے سے ملمّع کیا جاتا ہے۔

**وِمان**

وِمان مندر کا ایک حصّہ ہے جو مربع نما یا ڈھلوان شکل کا ہوتا ہے۔ وہ کئی منزلوں کے ساتھ اہرام نما ہوتا ہے اور اوپری حصّہ شِکھر (چوٹی) کی جانب جاتا ہے۔

اڑیسہ میں کونارک کا سورج مندر واقع ہے جو رتھ مندر کی شکل کا ہے۔

تانجور میں بُرھدیشور مندر کا 'گوپُرم' تیرہ منزلہ ہے۔ اس کی دھات اور پتھروں کی مورتیوں کی خاص خوبی ہے۔ نٹراج کی کانسے سے بنی ہوئی مورتی اس دور کے فنِ مورتی سازی کی اعلیٰ مثال ہے۔ چول منادر اور تعمیرات کے میدان میں عظمت اور اپنی مخصوص پہچان کے حامل ہیں۔

**3.8 کونارک کا سورج مندر**

مدُرائی میں بھارت کا عظیم الشان میناکشی مندر واقع ہے۔ وہ ایک وسیع میدان میں پھیلا ہوا ہے۔ مندر کے چار اہم 'گوپُرم' ہیں۔ تعمیراتی فن کے نظریے سے خوبی والا ایک بہترین مندر ہے۔ کھجوراہو عہد وسطیٰ کے بُندیل کھنڈ کے چندیل راجپوتوں کی راجدھانی تھا۔ چندیل راجاؤں نے کھجوراہو کے خوبصورت مندروں کی تعمیر کروائی تھی۔ شِکھروں والے اعلیٰ سے اعلیٰ ترین منادر جن کی طرز دیگر مندروں سے بالکل الگ تھی۔

## جین منادر (دیراسر)

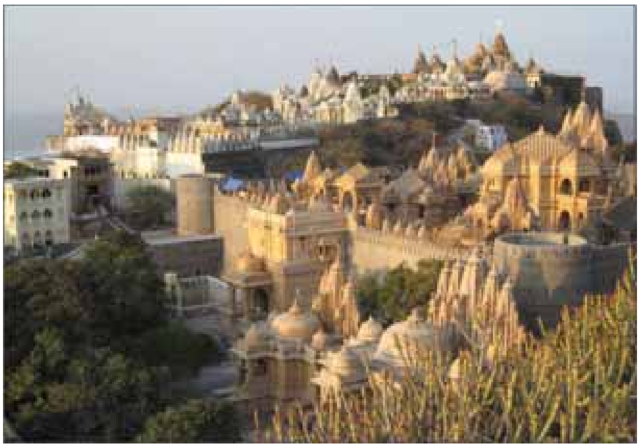

**3.9 پالی تانا**

بھارت میں مختلف مقامات پر جین مندر واقع ہیں۔ راجگرہ میں ویبھار، ویپولاچل، رتناگیری اور شرمن گیری نام کے پانچ جین منادر ہیں۔ 'سمیت شیکھرجی بہار' 'سِدّھ شیتر' جین تیرتھ گاہیں ہیں۔ اُسے مدھو وَن کہتے ہیں۔ یہاں آدی ناتھ بھگوان اور دیگر 20 ترتھنکروں کا نروان ہوا تھا۔ یہاں ابھینندن ناتھ جی اور پارشوناتھ جی کے منادر ہیں۔ یہاں بھگوان مہاویر تشریف لائے تھے اور کئی مُنیوں کو نجات ملی تھی۔ گجرات میں جین دیراسر پالیتانے میں اور پنچاسرا منادر شنکھیشور میں واقع ہیں۔ راجستھان میں ماؤنٹ آبو میں دیلواڑہ اور رانک پور میں جین دیراسر تعمیری کام، نقاشی کام، فنکارانہ کاریگری اور سنگ تراشی کے نظریہ سے کام بے مثال ہے اور عظیم ہے۔ بالخصوص آبو پہاڑ کے دیلواڑے کے دیرے جو گجرات کے منتری وِمَل شاہ کا تعمیر کردہ 'وِمل وسہی' اور دوسرے منتری وستوپال کا تعمیر کردہ لون وسہی نامی دیوالیہ اُس کی بے مثال کاریگری اور سنگِ مرمر میں باریک دلکش فنکارانہ تعمیراتی، مجسّمہ سازی صرف بھارت میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ یہ دیوالیہ جین دھرم کی تہذیب کا بھارت کے لیے ایک نایاب و یادگار تحفہ ہے۔ جین منادر سنگتراشی اور تعمیرات کے فن میں دنیا میں مشہور ہے۔

**موڈھیرا کا سورج مندر :** گجرات کے موڈھیرا (مہسانہ) مقام پر آیا ہوا ہے۔ (عیسوی) سن 1026 سولنکی دور کے راجا بھیم دیو اول کے دورِ حکومت میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس مندر کی مشرقی سمت کا دروازہ اس طرح بنایا تھا کہ سورج کی پہلی کرن مندر کے بالکل اندر (گربھ گرہ) زیر زمین نصب کی ہوئی مورتی کے تاج کے بیچ میں لگے ہوئے ہیرے پر پڑتے ہی پورا مندر روشنی سے جگمگا اٹھتا تھا اور پورا ماحول ایک قسم کی روحانیت میں ڈوب جاتا تھا۔ اس مندر میں سورج کی 12 مختلف مورتیاں نصب کی ہوئی آج بھی نظر آتی ہیں۔ اس مندر کا نقاشی کام ایرانی طرز کا ہے۔مندر کے باہر جل کُنڈ کی چاروں طرف چھوٹے چھوٹے کل 108 منادِر واقع ہیں۔ وہاں علی الصباح اور شام کو ہونے والے چراغاں کی وجہ سے ایک دیدہ زیب منظر کھڑا ہوتا تھا۔

## عہد وسطیٰ کی تعمیرات

(1) عہد وسطیٰ میں مساجد، منارے، شاہی محلات، پُل، تالاب، سرائے (دھرمشالا) کی تعمیرات واقع ہیں۔ قطب الدین ایبک نے دلّی میں قطب مینار اور قوت الاسلام نامی مسجد تعمیر کروائی تھی۔ نیز قطب الدین ایبک کا تعمیر کردہ ڈھائی دِن کا جھونپڑا نامی مسجد اجمیر میں آئی ہوئی ہے۔

**(2) بنگال :** بنگال ریاست میں پنڈوآ نامی مقام پر ادینا مسجد جلال الدین محمد شاہ کا مقبرہ اور تانتی پاڑا کی مسجد تعمیر کی گئی تھی۔ تعمیرات کے میدان میں اس ریاست نے اپنی علیحدہ فنِ تعمیرات کی مخصوص طرز کو ترقی دی تھی۔

**(3) جون پور :** جون پور میں ترکی سلطانوں نے اعلیٰ مسجد بنائی تھی۔ اُس کے گنبد کے اردگرد خوبصورت اور فنی جالی ہے۔ اُس کی دیواروں اور چھتوں کو کنول سمیت مختلف بھارتی شکلوں سے آراستہ کیا ہے۔

**(4) مالوہ :** سلطانوں کی حفاظت میں مانڈو کی عمارتوں کی اپنی مخصوص طرز ہے اور وہاں کئی مقبروں کا تعمیری کام ہوا ہے۔ مالوہ کی عمارتوں میں وسیع اور عالیشان گنبدوں اور ان کے جھروکے خوب نقش و نگار ہیں۔ ہوشنگ شاہ کا مقبرہ تو مکمل سنگ مرمر سے مزیّن بھارتی طرز کا ہے۔

**(5) دیگر ریاستیں :** اس کے علاوہ کشمیر (کنگور بُرج) بہمنی سلطانوں نے بدر (برید) اور گُل برگہ کی کئی عمارتوں اور محمود گاواں کا مدرسہ، بیجا پور کا گول گنبد نیز وجئے نگر ریاست کی فنِ تعمیرات میں ہمپی کے وٹھل سوامی اور ہزارا-رام نیز گوپُرم اور فنّی نقش و نگار ستون بہت مشہور ہیں۔

## گجرات کے فنِ تعمیرات

گجرات کی سنگتراشی، فن تعمیرات میں، مختلف مذاہب کے منادِر، مساجد، بُدھ مذہب کے وِہار مٹھ، استوپ چیتیہ غار، منادر، جین مذہب کے دیراسر ان کے علاوہ سماج کی فلاح کے لیے بنائے گئے تعمیرات جیسا کہ راج محلات، قلع، چھتریاں، دروازے، کِرتی تورن، مسافر خانے، آسراگاہیں، آرام گاہیں، چبوترے، محرابیں، گنبدیں، کنویں، واو، باولی، تالاب، سرووَر، چرندوپرند کی ہوبہو شکلیں۔ ہر پہلو سے خوبصورت اور عالیشان شمار کی جاتی ہیں۔

3.10 وڈنگر کا کِرتی مندر

3.11 سومناتھ کا مندر

**(1) منادِر :** مذہبی طور پر گجرات میں مختلف مذہب کے منادر تعمیر ہوئے ہیں جیسا کہ بھدر کالی کا مندر، گیتا مندر، وید مندر، جگن ناتھ مندر (جمال پور، احمدآباد)، رنچھوڑ رائے جی مندر (ڈاکور)، سورج مندر (موڈھیرا)، ہاٹکیشور مہادیو (وڈنگر)، امباجی مندر، شاملاجی مندر، سومناتھ مندر، جگت مندر (دوارکا)، بہوچراجی مندر، مہاکالی مندر (پاواگڑھ)، سوامی نارائن کے منادر، برہماجی مندر (کھیڈ برہما)، کھوڈیار ماتاجی مندر (بھاوَ نگر) آشاپورا ماتا کا مٹھ (کچھ) وغیرہ کے نام لیے جا سکتے ہیں۔

**(2) مساجد :** احمدآباد کے تین دروازے کے قریب جامع مسجد واقع ہے۔ یہ مسجد احمد شاہ اوّل نے تعمیر کروائی تھی۔ (سنہ عیسوی

1424 میں) جس میں 260 ستونوں پر 15 گنبدوں کی تعیر کی گئی ہے۔ باریک نقش کی جالی والی سیدی سید کی مسجد، سرخیز کا روضہ، جھولتے بینارے (احمدآباد) رانی سِپری کی مسجد جو نگینہ مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ جامع مسجد چانپانیر اور گجرات کے بڑے شہروں میں مساجد واقع ہیں۔

**(3) جین دیراسر (جین منادر) :** ہٹھی سینھ کے جین دیرے، کمبھاریاجی شنکھیشور، سِدّھ گیری، شیترونجیہ گیری، پالیتانا وغیرہ سنگتراشی تعمیرات اور نقشی کام کے نقطۂ نظر سے داد کے مستحق ہیں۔

**(4) گجرات کی واو (باؤلی) :** اڈالج کی واو، دادا ہری کی واو (دائی ہری کی واو، احمدآباد) رانی کی واو پٹّن، ڈبھوئی کی واوَ وغیرہ خوبصورت بہت ساری واو آئی ہوئی ہیں۔

3.12 اڈالج کی واو

اس کے علاوہ فنِ تعمیرات میں بھدر کا قلعہ، تین دروازہ، نگینہ باڑی، سہستر لِنگ تالاب (پٹّن)، شامل شاہ کی چوری، تانارِی رِی سمادھی، کِرتی تورن (وڈنگر) منسر تالاب (ویرم گاؤں) ملاو تالاب (دھولکا) وغیرہ فنِ تعمیرات کے بہترین نمونے ہیں جو گجرات کی شان کو اور بھی بلند و بالا کرتے ہیں۔ آج گجرات دنیا کے نقشے میں فن سنگتراشی وتعمیرات ونقشی کام کے میدان میں ستاروں کی طرح چمکتا ہے۔

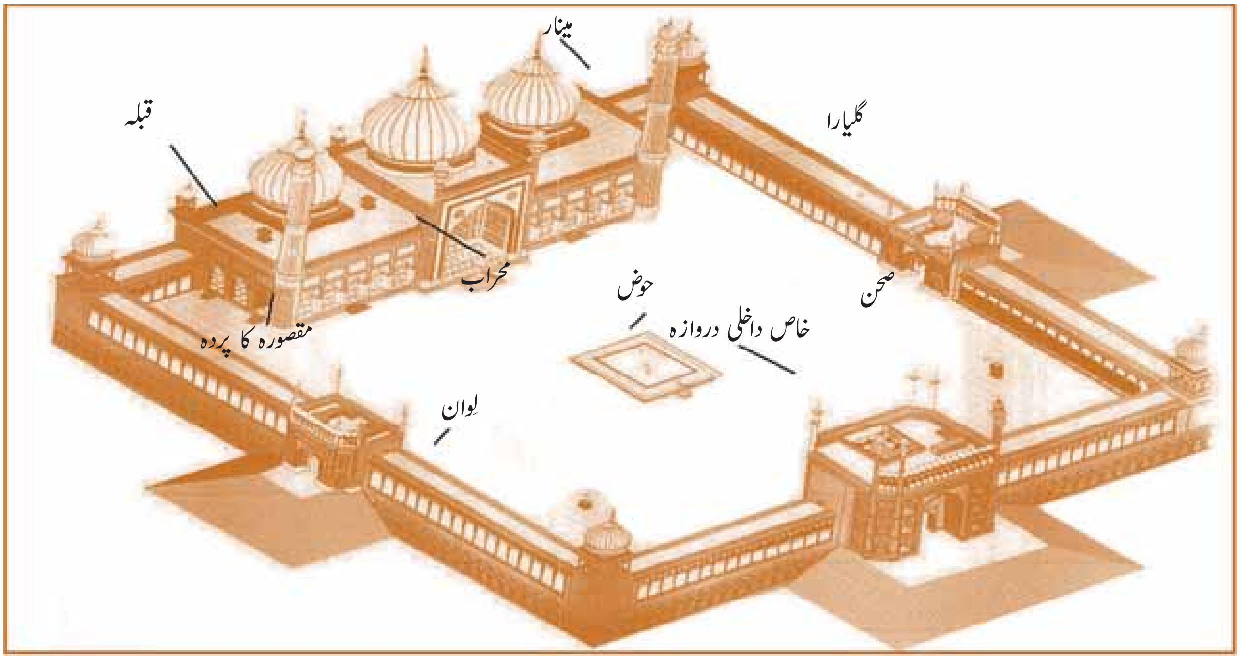


3.13 مسجد کی تعمیرات کا خاکہ

**مسجد کی تعمیرات کا خاکہ**

**گلیارا**

مسجد کے اندر آنے جانے کا راستہ

**قبلہ**

تعمیر کا یہ حصّہ مسجد یا نماز پڑھنے کی سمت کی دیوار ہے، جو ہمیشہ مکہ کے کعبہ کی سمت میں ہی بنایا جاتا ہے۔

### لِوان

مسجد کے ستونوں والے کمرے کو 'لِوان' کہتے ہیں۔

### مقصورا

مسجد کی قبلہ والی دیوار کے آخری حصّے کو مقصورا کہتے ہیں۔ ریلنگ کے ذریعے اس حصّے کو الگ کیا جاتا ہے۔

### محراب

محراب قبلہ (دیوار) میں بنے ہوئے حصّے کو کہتے ہیں۔ وہ زیادہ تر ایک عام انسان کی اونچائی جتنا ہوتا ہے۔ وہ مکہ کی جانب کی صحیح سمت بتاتی ہے۔ (بھارت میں محراب مغربی سمت میں ہوتی ہے۔)

### صحن

عمارت کا یہ حصّہ مسجد کا میدان (چوک) کہلاتا ہے۔ جس میں اسلام مذہب کے ماننے والے نماز پڑھنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔

## مشق

### 1. ذیل کے سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے :

(1) قدیم بھارت کا شہری منصوبہ سمجھائیے۔

(2) موہن جو دڑو کے شہری منصوبے میں راستوں اور گٹر منصوبے کے بارے میں معلومات دیجیے۔

(3) 'گجرات کے غاریں' پر معلومات دیجیے۔

### 2. ذیل کے سوالات کے جواب بانکات دیجیے :

(1) دھولاویرا کے متعلق معلومات دیجیے۔

(2) لوتھل بھارت کی ایک اہم بندرگاہ تھی۔ سمجھائیے۔

(3) ستونی تحریر پر کیے گئے فن کے متعلق نوٹ لکھیے۔

(4) موڈھیرا سورج مندر کے متعلق نوٹ لکھیے۔

### 3. ذیل کے سوالات کے مختصر جواب دیجیے :

(1) سنگ تراشی یعنی کیا؟

(2) تعمیرات یعنی کیا؟

(3) موہن جو دڑو کا مطلب سمجھا کر اُس کے راستوں کی معلومات دیجیے۔

(4) استوپ کو سمجھائیے۔

## 4. ذیل کے ہر ایک سوال کے نیچے دیے گئے متبادلات میں سے صحیح متبادل پسند کر کے جواب لکھیے :

(1) سنسکرت زبان میں تعمیرات کے لیے دوسرا کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟

(A) واستو (B) نقاشی (C) مندِر (D) کھنڈیر

(2) لوتھل میں جہاز کو لنگر انداز کرنے کے لیے کیا باندھا جاتا تھا؟

(A) کیلے (B) ستون (C) دھکّا (D) جالی

(3) ستونی تحریریں کس خط میں نقش کی گئی ہے؟

(A) ہندی (B) براہمی (C) اردو (D) اڑیہ

(4) گجرات کے .................. مقام پر سورج مندر آیا ہوا ہے۔

(A) موڈھیرا (B) وڈنگر (C) کھیرالو (D) بیجاپور

(5) احمد آباد میں تین دروازے کے قریب کون سی مسجد واقع ہے؟

(A) جامع مسجد (B) جمعہ مسجد (C) سِپری کی مسجد (D) مسجد نگینہ

### سرگرمی

- بھارت کے تاریخی مقامات کی فہرست تیار کیجیے۔
- بھارت کی تعمیرات کی تاریخی تصاویر جمع کر کے البم تیار کیجیے۔
- لوتھل، دھولاویرا اور موڈھیرا کے سورج مندر کی ملاقات کا انتظام کیجیے۔
- آپ کے علاقے میں واقع تاریخی مقامات کی ملاقات لیجیے اور اپنے کلاس روم میں اس کی بحث کا اہتمام کیجیے۔

●

# 4 بھارت کا ادبی ورثہ

انسان نے اپنے خیالات، جذبات، احساسات اور محبت وغیرہ کو دیگر انسان یا جانوروں تک پہنچانے کے لیے بعض چہرے کے تاثرات، علامات یا تصاویر کا سہارا لیا اور آوازیں نکالیں اس میں سے بولی اور تحریر وجود میں آئی۔ اس رسم الخط نے زبان کی تخلیق میں اہم کردار ادا کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے خیالات کے اظہار کے لیے زبان کا استعمال کیا۔ اس زبان کے تخلیقی تجربے سے ادب کی تشکیل ہوئی۔

قدیم دور سے بھارتی ادب اس کے تنوعات اور خاصیت کے لیے مشہور ہے۔ بھارت کے علماء نے قدیم ادب کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ (1) ویدک ادب (2) مخصوص ادب۔ اس کے علاوہ چند عام بولیوں میں تخلیق کردہ ادب بھی رائج تھا۔

## زبان اور ادب :

بھارت کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو صدیوں سے مختلف زبانوں کا وجود نظر آتا ہے۔ ان زبانوں نے ایک دوسرے کو متاثر کیا۔ جس کے اثر سے زبانیں خوشحال ادب میں تبدیل ہوئیں۔ لہٰذا نئی نئی زبانوں اور ادب کی تخلیق ہوئی۔ اس کی مثال سنسکرت زبان ہے۔ دورِ حالیہ میں سنسکرت زبان کا استعمال کم ہے۔لیکن مذہبی امور اور پوجا کے طریقوں میں سنسکرت زبان استعمال ہوتی ہے۔

عام طور پر انسان کے لیے مظاہرہ کرنے اور اس کو تھامنے کی بہترین موقع زبان فراہم کرتی ہے۔ قدیم بھارت کا رسم الخط ہڑپّا کے دور کا ہے۔ اس رسم الخط کو اب تک پڑھا نہیں جا سکا۔ اس دور کے لوگوں کی زبان کون سی ہوگی یہ بات اب تک معلوم نہ ہوسکی۔

مہرشی پانینی سنسکرت زبان کے عظیم ماہر صرف ونحو تھے۔ انھوں نے 'اسٹادھیای' کتاب کی تخلیق ق-م۔ چوتھی صدی میں کی تھی۔ سنسکرت زبان کو 'آریہ زبان' یا 'روشیوں کی زبان' یا 'علماء کی زبان' کہتے ہیں۔ آج کے دور میں بھی عالمی سطح پر مقبولِ عام (بالخصوص کمپیوٹر کے میدان میں) بنی ہے۔

سنسکرت زبان بالخصوص مذہب، فلسفہ، علم اور سائنس کی زبان تھی۔

## قدیم بھارتی ادب :

وید - 'وید' کا مطلب 'علم' ہوتا ہے۔ وید چار ہیں۔

(1) رگ وید (2) سام وید (3) یجر وید (4) اتھر وید

بھارتی ادب کی سب سے قدیم کتاب 'رگ وید' ہے۔ اس میں کل 1028 منتروں کا مجموعہ ہے۔ رگ وید 10 حصوں میں تقسیم لاجواب کتاب ہے۔ ان منتروں میں سے زیادہ تر دیوتاؤں کی تعریفیں ہیں۔ یہ تعریفیں یگیہ کے مواقع پر ہوتی ہیں۔ ان میں سے صبح کو خطاب کرنے والی تعریف نہایت دلچسپ ہیں۔ یہ کتاب سپت سندھو علاقے میں آباد آریوں کی سیاسی، سماجی، مذہبی نیز معاشی معاملات کا بیان کرتی ہے۔

رُگ وید کے بعد دیگر تین وید لکھے گئے ان میں سام وید رگ وید منتروں کو گانے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ منتر لے اور تال کے ساتھ گائے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کو 'موسیقی کی گنگوتری' کہتے ہیں۔

یجروید- یگیہ کا وید کہلاتا ہے۔ یہ وید نظم اور نثر میں تشکیل دیا گیا ہے۔ یگیہ کے وقت بولے جانے والے منتر امور اور طریقوں کا بیان اس میں کیا گیا ہے۔

اتھر وید میں کئی قسم کے مذہبی رسومات اور آداب کا ذکر کیا گیا ہے۔

**اُپنیشد :** ادب میں کائنات کی ابتدا، زندگی، موت، مادّی اور روحانی دنیا، علم قدرت اور دیگر کئی فلسفیانہ مسائل پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ برہدارنیہ اور چھاندوگیہ ابتدائی اپنیشد ہیں۔ مک تیکو اپنیشد میں ان کی تعداد 108 بتائی ہے۔

### برہمن گرنتھ

ویدوں کے منتروں کا مطلب سمجھنے کے لیے نظم کی شکل میں تشکیل دی گئی تنقیدوں کا شمار برہمن گرنتھوں میں ہوتا ہے۔ اس میں مختلف یگیوں اور ان کے طریقوں کے لیے ہدایت فراہم کی گئی ہے۔

**آرنیکو :** آریہ ان کی زندگی کا آخری وقت جنگلوں میں گزارتے۔ جنگل یا آرنیوں میں آشرم تعمیر کر کے مسلسل فکر کر کے تخلیق کردہ فلسفے معمور ادب کو 'آرنیکو' کہتے ہیں۔

**ویدانک :** اس ادب میں کرم کانڈوں کے علاوہ علم نجوم، صرف ونحو اور علم فلکیات کا شمار ہوتا ہے۔

بھارت کے دو اہم رزمیہ نظمیں 'راماین' اور 'مہابھارت' ہیں۔ یہ قدیم گرنتھ ہیں۔ ان رزمیہ نظموں کی حالیہ شکل تو عیسوی سن کی دوسری صدی میں دستیاب ہوئی۔ راماین میں اودھ کے راجا رام چندر کی کہانی ہے۔ یہ رزمیہ نظم مہابھارت کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہے۔ اس میں کئی دلچسپ واقعوں اور اولوالعزمی کا بیان ہے۔ مہابھارت میں تقریباً ایک لاکھ منتر ہیں۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی نظم کی کتاب ہے۔ پانڈوؤں اور کوروؤں کے درمیان ہونے والی جنگ اس کا مخصوص موضوع ہے۔ تاہم اس میں کئی چھوٹی بڑی کہانیاں شامل کی گئی ہیں۔ مہابھارت کے 'شری مدبھگود گیتا' میں اسراری فلسفے کے اصولوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس میں موکش حاصل کرنے کے تین راستوں، علم، عمل اور بھگتی مارگ کا تبصرہ کیا گیا ہے۔

راماین اور مہابھارت دونوں رزمیہ نظموں نے صدیوں تک کروڑوں لوگوں کے خیالات اور ادب کی تخلیق پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ انھوں نے بھارت میں اخلاق کی آبیاری کا ترغیبی کام کیا ہے۔

اس دور میں سنسکرت زبان میں بے شمار ادب لکھا گیا ہے۔ اس میں مذہبی اور دنیاوی دونوں قسم کی تصانیف شامل ہیں۔ پُرانوں نے ابتدائی ویدک مذہب کو سمجھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس دور میں کئی علوم اور یادداشت گرنتھوں کو تحریر کیے گئے یہ علوم سائنس اور فلسفے کے گرنتھ ہیں۔ مثال کے طور پر کوٹلیہ کی ارتھ شاستر انتظامیہ کی تصنیف ہے۔ مختلف سطح کی علم ریاضی اور دیگر سائنس سے متعلق کتابیں بھی تحریر کی گئیں۔ یادداشت گرنتھوں میں مذہب کے ذریعے کیے جانے والے کاموں، رسموں اور اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔

ابتدائی بدھ ادب پالی زبان میں تحریر کیا گیا۔ یہ ادب تین حصّوں میں تقسیم ہے۔ اس کو تری پٹک کہتے ہیں۔ ان میں ست پٹک، ونئے پٹک اور ابھی دَھم پٹک کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بدھ ادب میں دیگر کتابیں بھی تحریر کی گئی ہیں۔ عہد گپت کو سنسکرت نظم اور ڈرامے کی ترقی کا عہد زرین کہتے ہیں۔ اس دور کے عظیم مصنفوں میں کالی داس، بھوبھوتی، بھاروی، بھرتوہری، بان بھٹ، ماگھ وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ یہ تمام بھارت میں شہرت یافتہ ہیں۔ ان میں کالی داس تو عالمی شہرت یافتہ شاعر ہیں۔ اپنی عمدہ فنِ نظم اور بہترین ڈرامائی طرز 'کمار سنبھو'، 'رگھو ونش'، میگھ دوت'، 'رتو سنہار'، 'ابھیگیان شاکنتلم' وغیرہ کالی داس کی کتابیں ہیں۔ بان بھٹ کی تحریر کردہ 'ہرش چرت' سمراٹ ہرش وردھن کی حیات زندگی ہے۔ بان نے 'کادمبری' کی بھی تخلیق کی ہے۔ اس دور کی دیگر مشہور کتابوں میں بھوبھوتی کی 'اترارام چرت'، بھاروی کی 'کِراتا رجنیم' ویشاکھا دتّ کی 'مُدرا راکشش'، شودرک کی 'مرچھ کٹکم' اور دنڈی کی 'دشکمار چرت' کا شمار ہوتا ہے۔ ان کتابوں کے اہم موضوعات میں سیاسی وارداتیں، عشق ومحبت کے مواقع، روپک (صنف شعری) مزاحیہ مواقع اور فلسفہ کا شمار ہوتا ہے۔

پرانی گجراتی زبان میں ادب کے پیکر میں تخلیق کیا جاتا تھا۔ وقت گزرنے پر گجراتی زبان کی ترقی ہونے سے کئی تصانیف تحریر کی گئی۔ ان میں نرسینھ مہتا، میرا بائی، دیا رام، اکھو، پریمانند، پریتم جیسے ادیبوں نے نظموں، گیتوں، گربی، چھپّا، آکھیان، نظموں کو تخلیق دے کر گجراتی ادب کے ورثہ کو خوش حال بنایا۔ اس کے بعد نرمد، نول رام، مہپت رام، روُپ رام، گووَردھن رام تری پاٹھی، کِشور لال مشرو والا، پنّا لال، اوُما شنکر جوشی عالموں نے گجراتی ادب کو بہت خوش حال بنایا تھا۔

تمِل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم نامی چار دراوڑ زبانوں کے ادب کی ترقی اس دور میں ہوئی۔ ان میں سب سے قدیم زبان تمِل ہے۔ اس کا ادب عیسوی سن کی ابتدا جتنا قدیم ہے۔ بھارت کی مروجہ روایت کے مطابق تین سنگموں کا اہتمام ہوا۔ ان میں کئی سنتوں ا ور شاعروں نے اپنی تصانیف تیار کی۔ سنگم ادب کے کئی موضوعات ہیں۔ جیسا کہ سیاست، جنگ، عشقیہ موقع وغیرہ۔ اس ادب کی مشہور کتاب 'ایتوتھوکئی' (آٹھ نظموں کا مجموعہ) 'تُلکا پیم' (صرف و نحو کی کتاب) اور پتھّو پاتو' (دس گانے)۔ ان میں سے ایک شاعر تیر و دلوّ ورنے مشہور کتاب 'کرل' کی تخلیق کی۔ اس نظم کی کتاب میں زندگی کے کئی پہلوؤں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ 'شیل پتّیکارم' اور 'منی میکھلائی' ابتدائی تمِل ادب کی مشہور کتابیں ہیں۔

### دور وسطیٰ کا ادب :

شمالی بھارت میں دور وسطیٰ کی ابتدا میں سنسکرت ادب کی زبان بنی رہی۔ اس دور میں کشمیر زبان میں دو عظیم کتابیں لکھی گئیں۔ جن میں پہلی سوم دیو کی 'کتھا سرِت ساگر' اور دوسری کلہن کی 'راج ترنگینی' ان میں راج ترنگینی کشمیر کی تاریخ بیان کرنے والی نہایت اہم کتاب ہے۔ صحیح معنوں میں یہ بھارت کی سب سے پہلی تاریخی کتاب ہے۔ اس دور کی دیگر اہم تصنیف جئے دیو کی 'گیت گووند' ہے جس کا شمار سنسکرت کی سب سے خوبصورت نظم کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت غلط العام لفصیح زبان میں سے جدید بھارتی زبانوں کی ترقی کی ابتدا ہوئی۔ شاعر چندر بردائی کی تحریر کردہ 'پرتھوی راج راسوٗ ہندی زبان کی ابتدائی کتاب ہے۔ پرتھوی راج چوہان کے شجاعت سے معمور کاموں کا بیان کرنے والی اس کتاب کی تشکیل سے ہندی ادب کی دنیا میں شجاعت کی کہانیوں کی ابتدا ہوئی۔ اس وقت جنوبی بھارت میں سنسکرت ادب کی بڑے پیمانے پر تخلیق ہوئی۔ ان میں شنکراچاریہ کا 'بھاشیہ' خاص ہے۔ اس دور میں دراوڑ خاندان کی زبانوں کی خاص ترقی ہوئی۔ کچھ وقت تک کنڑ ادب پر جین مذہب کا گہرا اثر ہونے سے پمپا نے 'آدی پران' کی تخلیق کی۔ سولھویں جین ترتھنکر کی زندگی تحریر کرنے والا 'شانتی پران' شاعر پونّا نے تیار کیا۔ اس کے علاوہ رنّا نے 'اجیتناتھ پران' نامی تصانیف تالیف کیں۔ اس دور کے شاعر پمپا، پونّا اور رنّا کو ابتدائی کنڑ ادب کی تِگنی کہا جاتا ہے۔ شاعر کمبل نے تمِل زبان میں 'راماین' کی تخلیق کی۔ اس کے علاوہ تمِل زبان میں دیگر مشہور ادب بھی تخلیق کیا گیا۔

بھارتی زبانوں کی ترقی اور ادبی تصانیف کی تالیف عہد سلطنت دہلی میں تیز ہوئی۔ ہندی زبان کی دو شکلیں برج اور کھڑی بولی کا بھی ادبی تخلیقات میں امتزاج ہونے لگا۔ ان دونوں زبانوں میں بہت سے بھگتی گانے تخلیق کیے گئے۔ ہندی اور گجراتی زبان سے ملتی ہوئی راجستھانی زبان میں بہادری کے قصّے تحریر کیے گئے آلہا، اودل اور بِسل دیو کے راسو اس دور کی مشہور شجاعت کی کہانیاں ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر جدید بھارت زبانوں میں بھی ادب کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔ ملا دداؤد کی کتاب 'چندراین' اودھی زبان کی سب سے قدیم کتاب شمار کی جاتی ہے۔ البتہ قدیم کتابوں پر لکھے گئے تبصرہ اس وقت بھی سنسکرت زبان میں تحریر کیے جاتے تھے۔

فارسی زبان دلی کے سلطانوں کی درباری زبان تھی۔ اس کے ادب کے اثر سے کئی فارسی الفاظ کا شمار بھارتی زبانوں میں نظر آتا ہے۔ اس دور میں بہت سے مورخین ہوئے جن میں ضیاء الدین برنی نے 'تاریخ فیروز شاہی' کی تخلیق کی۔ جس میں خلجی اور تغلق خاندان کی حکومت کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ اس نے سیاسی اصولوں پر 'فتاوائے جہانداری' نامی کتاب بھی تحریر فرمائی ہے۔ امیر خسرو اس دور کے سب سے عظیم شاعر ہیں۔ وہ ایک شاعر، مورخ، اسرار و رموز کے صوفی اور موسیقار تھے۔ مشہور حضرت نظام الدین اولیاء ان کے پیر تھے۔ ان کی اہم تصانیف میں عاشقہ، نور، سپہر اور قران السعدین کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بہت سے شاعری کے مجموعوں کی بھی تصنیف کی

تھی۔ وہ اپنے آپ کو بھارتی ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ اس لیے وہ بھارت کو زمین کی جنت کہتے تھے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں بھارت کی فضا، اس کی خوبصورتی، اس کی عمارتیں اور علم اور سائنس کی بہت زیادہ تعریف کی ہے۔ وہ یقینی طور پر مانتے تھے کہ ہندو مذہب کی اصلیت کا لب لباب کئی طرح اسلام سے ملتا ہے۔ وہ دلّی کے اطراف میں بولی جانے والی زبان کو 'ہندوی' کہتے اور اس کو اپنی مادری زبان کہتے تھے۔ اس زبان میں انہوں نے بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔ انہوں نے ہندی اور فارسی کو یکجا کر کے دو زبانی چوپائیوں اور دوہوں کی تخلیق کی ہے۔ ان کی شروع کی گئی یہ تندرست روایت ان کے بعد بھی صدیوں تک برقرار رہی۔

علاقائی زبانوں اور اس کے ادب کو ریاستی حکمرانوں نے ترقی فراہم کی۔ بھکتی مارگ کے سنتوں نے لوگوں کی زبان میں پیغام دیا۔ ان میں کبیر جیسے بہت سے صوفی شاعروں کا شمار ہوتا ہے۔ اس وقت بھوج پوری اور اودھی ہندی زبان کی مخصوص بولیاں تھیں۔ کبیر کی تخلیقات بالخصوص سکھوکڈی عوامی بولی ہے۔ ان کے دوہے عوامی ادب کا حصّہ بنے ہیں۔ ملک محمد جائسی نے اودھی میں 'پدماوت' نامی عظیم نظم لکھی۔ اس کے علاوہ تلسی داس کی مشہور کتاب 'رام چرت مانس' اس دور میں اودھی زبان میں تحریر کی گئی۔ اس دور میں اودھی زبان کے دیگر شاعر بھی ہوئے۔

اس دور میں ہندی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی ادب تشکیل دیا گیا۔ بنگال کے سلاطین کی پناہ میں رہ کر کروتی داس نے بنگالی میں 'راماین' اور مشہور شاعر چنڈی داس نے سینکڑوں گانے لکھے۔ بنگال میں سنت چیتنیہ سے بھکتی گیت لکھنے کی ابتدا ہوئی۔ نرسینھ مہتا نے گجراتی میں اور نام دیو نیز ایک ناتھ نے مراٹھی میں بھکتی گانے تشکیل دیے۔ زین العابدین کی پناہ میں کشمیر میں 'مہابھارت اور 'راج ترینگنی' جیسی کئی سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ ہوا۔

وجئے نگر کے راجاؤں کے دور حکومت سنسکرت کی ترقی جاری رہی۔ اس کے باوجود یہ دور تیلگو ادب کی ترقی کا اہم دور ہے۔ وجئے نگر کا عظیم راجا کرشن دیو رائے تیلگو اور سنسکرت کا مصنف تھا۔ اس نے 'آمکتا مالیدۂ' کتاب کی تخلیق کی۔

مغل دور حکومت میں واستو کلا (فن تعمیرات) اور دیگر فنون کے ساتھ ادب کی بھی ترقی ہوئی۔ پہلے مغل بادشاہ بابر نے ترکی زبان میں 'تزک بابری' نامی سوانح حیات لکھی، جس کا فارسی میں 'بابرنامۂ' نام سے ترجمہ ہوا۔ ہمایوں کی بہن گل بدن بیگم نے 'ہمایوں نامۂ' تحریر فرمایا۔ جہانگیر نے 'تزک جہانگیری' نام کی اپنی سوانح حیات تحریر فرمائی۔ اورنگ زیب بھی ماہر مصنف تھا۔ آخری مغل بادشاہ بہادرشاہ ظفر بھی ایک اردو شاعر تھا۔

تلسی داس اور سوُرداس اس دور میں ہندی زبان کے عظیم ادیب ہو گزرے ہیں۔ شاعر کیشوداس نے عشق اور وصال کے مضمون پر ادب تخلیق کیا۔ رحیم کے دوہے ملک کے کئی حصّوں میں آج بھی مشہور ہیں۔

اس دور میں فارسی زبان میں بھی کئی قابل ذکر کتابیں لکھی گئیں۔ ابوالفضل نے 'آئین اکبری' اور 'اکبر نامۂ' تحریر کی۔ 'آئینِ اکبری' میں بھارتی رسم و رواج، اخلاقی اصول، مذہب، فلسفہ، معاشی حالات اور زندگی کے تقریباً سبھی پہلوؤں کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ تاریخی تصنیف کے طور پر یہ کتاب بہت قیمتی ہے۔ ابوالفضل کا بھائی فیضی فارسی زبان کا ایک عظیم شاعر تھا۔ اس نے بہت سی سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اکبر نے تو 'مہابھارت'، 'راماین'، 'اتھروید'، 'بھگود گیتا' اور 'پنچ تنتر' جیسی کتابوں کا ترجمہ کرنے کے لیے ایک الگ محکمہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اکبر کے دور میں بہت سی تاریخی کتابیں تحریر کی گئیں۔

دور وسطیٰ کی سب سے اہم واردات اردو زبان کی پیدائش ہے۔ یہ نئی زبان ادب کے نظریے سے سب سے خوشحال ایسی دیگر زبانوں کی قطار میں آ گئی۔ اس زبان میں ولی، میر درد، میر تقی میر، نظیر اکبرآبادی، اسداللہ خاں غالب جیسے عظیم شاعر ہو گزرے ہیں۔

اٹھارویں صدی میں اردو نثر کی بھی ترقی ہوئی۔ سنسکرت کی زیادہ تر تاریخی کتابوں کا اردو ترجمہ ہونے لگا۔ اس کے علاوہ اردو میں بہت سی نثری کتابیں بھی تیار ہوئی۔ ان میں محمد حسین آزاد کی 'دربار اکبری' اہم کتاب ہے۔

## بھارت کی قدیم ودیاپیٹھیں :

**(1) نالندہ :** بہار کے پٹنہ ضلع کے بڑگاؤں نامی دیہات کے قریب قدیم نالندہ ودیاپیٹھ آباد ہے۔ بھارتی تہذیب میں بدھ اور جین روایت میں نالندہ کی اہمیت زیادہ ہے۔ اس قدیم ودیاپیٹھ میں مہاویر سوامی نے چودہ چاتورماس کیے۔ اس وجہ سے یہ مقام جین تیرتھ بھی بنا تھا۔ پانچویں صدی میں کمار گپت نے یہاں ایک وہار تعمیر کروایا تھا۔ اس کے بعد نالندہ کی شہرت میں اضافہ ہوا تھا۔ وہاں ہزاروں مخطوطے کی کتابوں کا بیش قیمتی خزانہ ہے۔ نالندہ عالمی ودیاپیٹھ تھی۔ بھارتی تہذیب کا یہ ایک تیرتھ دھام تھا۔ ملک اور غیر ملکوں سے طلبہ یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ عظیم سیاح یواَن-شوانگ بھی یہاں آیا تھا۔ آج تو اس عظیم عالمی ودھیاپیٹھ کی جرجریت ہی نظر آتی ہے۔ اس کے باوجود اس جرجریت عمارت میں گشت کرتے کرتے بھی ملک کی شاندار تہذیب کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔

**4.1 نالندہ ودیاپیٹھ**

نالندہ میں تعلیم حاصل کر کے باہر آنے والا طالب علم بھارت کا ایک مثالی طالب علم شمار کیا جاتا تھا۔ عیسوی سن کی پانچویں صدی سے گیارہویں صدی کے درمیان نالندہ تعلیم کے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز تھی۔ اس وقت بھارت میں دنیا بھر میں بہترین شمار کیے جانے والے کتب خانے تھے۔ تکشیلا نیز نالندہ ودھیاپیٹھ کے کتب خانوں میں تعلیم اور ریسرچ کے لیے ملک-غیر ملکوں سے بہت سے طلبہ آتے۔ ان میں سے صرف یواَن-شوانگ ہی 657 مخطوطات اپنے ساتھ چین لے گیا تھا۔

7 ویں صدی میں جب یواَن-شوانگ نے اس مہا ودھیالیہ کی ملاقات کی تب اس میں سات بڑے کمرے تھے۔ تقریر کے لیے تین سو کمرے تھے۔ طلبہ کے اپنے لیے خاص مٹھوں کی تعمیر کی گئی تھی۔ ودھیا پیٹھ کے اخراجات کے لیے بہت سے گاؤں خیرات میں ملے تھے۔ دیہاتوں کی آمدنی سے طلبہ کو طعام اور لباس مفت میں فراہم کیے جاتے تھے۔ یہاں کتب خانے کا علاقہ 'دھرم گنج' کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔ عیسوی سن کی پانچویں سے گیارہویں صدی تک نالندہ کی شہرت اور نیک نامی علمی مرکز کے طور پر رہی تھی۔

**(2) تکشیلا :** حال میں پاکستان کی راولپنڈی سے مغرب میں قدیم تکشیلا ودھیاپیٹھ تھی۔ وہ قدیم گاندھار ریاست کی راجدھانی کا شہر تھا۔ اس میں 64 علوم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہاں زیادہ تر طلبہ استاد کے آشرم میں رہ کر علم حاصل کرتے تھے۔ بھگوان بدھ کے شاگرد جیوک نے یہاں آیوروید کا علم حاصل کیا۔ زبانی روایتوں کے مطابق رگھوکل میں پیدا ہونے والے رام کے بھائی بھرت کے بیٹے تکش کے نام پر سے اس جگہ کا نام تکشیلا ہوا ایسا مانا جاتا ہے۔ 7 ویں صدی میں وہ علم کے اہم مرکز کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔ طلبہ کو جس مضامین میں دلچسپی ہو اس کی تعلیم فراہم کی جاتی تھی۔ مدرس اپنی مرضی کے مطابق جس قدر چاہتا اتنے طلبہ کو پڑھا سکتا تھا۔ اس کے باوجود ایک مدرس کے پاس تقریباً 20 طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ بنارس، راج گرہ، متھیلا اور اجین جیسے دور دراز شہروں سے طلبہ یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ وارانسی کے شہزادے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ کوشل کے راجا پرسین جیت کا صرف ونحو کا ماہر پانینی اور مدبر

کوٹلیہ بھی یہاں پڑھا تھا ایسا مانا جاتا ہے۔

تکشیلا اعلیٰ تعلیم کا مرکز تھا۔ عام حالت کے طلبہ استاد کے گھر پر رہ کر تعلیم حاصل کرتے۔ یہاں وید، سرجری، ہاتھی کی تعلیم، تیر کمان کی تعلیم، صرف ونحو، فلسفہ، علم جدال، علم فلکیات، علم نجوم وغیرہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ چندرگپت موریہ کے استاد چانکیہ نے اور خود چندر گپت موریہ نے یہاں تعلیم حاصل کی تھی۔

پانچویں صدی کی ابتدا میں فاہیان نے اس مقام کی ملاقات کی تھی۔

**(3) وارانسی ( کاشی) :** وارانسی جاترادھام کے لیے مشہور ہے۔ 7 ویں صدی ق۔م۔ میں وہ بھارت کا مشہور تعلیمی مرکز تھا۔ اپنیشدوں کے دور میں وہ آریہ تہذیب اور مذہبی مرکز کے طور پر ترقی پایا۔ اس کے راجا اجات شترو اپنیشدوں کے دور میں ایک فلسفی اور علم کا دلدادہ تھا۔ ویاس سنہیتا میں مہرشی وید ویاس کا آشرم اسی جگہ ہونے کا تذکرہ ملتا ہے۔

بھگوان بدھ نے اپنے خیالات کی تبلیغ و اشاعت کے لیے وارانسی کو پسند کیا تھا۔ آدی شنکراچاریہ جیسے قابل فلسفی نے ان کے ویدانت کے جدید اصولوں کی قبولیت کے لیے کاشی جانا پڑا تھا۔ چیتنیہ مہاپربھو اور پسٹی مارگ کے سنت ولّبھاچاریہ جی کو اپنی ویشنو فرقے عزت بھی یہاں سے دستیاب ہوئی تھی۔ پنجاب کے عالم خاندانوں کو منتقل ہونا پڑا۔ وہ بالخصوص کاشی اور کچھ کشمیر میں جا کر آباد ہوئے تھے۔ دیگر راجا کے راجکمار بھی یہاں اعلیٰ تعلیم کے لیے آتے تھے۔ اشوک کی پناہ سے وارانسی کالا ناتھ مٹھ مشہور یاترا دھام بنا۔

**(4) ولبھی :** ساتویں صدی عیسوی میں گجرات کا یہ تعلیمی مرکز نہایت مشہور تھا۔ ولبھی کو وسیع اور نہایت مشہور علمی مرکز بنانے میں میترک خاندان کے اس وقت کے حکمرانوں اور شہریوں کا بڑا حصّہ تھا۔ 7 ویں صدی میں بھکشو طلبہ رہتے تھے۔ ولبھی اس وقت بدھ مذہب کے ہین یان فرقے کا مرکز تھا۔ ساتویں صدی کے وسط میں مشہور بدھ علماء استھرمتی اور گن متی ولبھی کے سر فہرست آچاریہ تھے۔ دور دور کے گنگا جمنا کے میدانی علاقوں سے طلبہ یہاں اعلیٰ تعلیم کے لیے آتے تھے۔ چینی سیاح اتسنگ نے نوٹ کیا کہ ولبھی مشرقی بھارت کی مشہور تعلیم تنظیم نالندہ سے مقابلہ آرائی کرتی تھی۔

ولبھی ایک راجدھانی اور بین الاقوامی بندرگاہ تھی۔ (480ء سے 775ء تک) ولبھی کے میترک حکمراں بھی ودھیا اور ودھیاپیٹھ کے عظیم پناہ فراہم کرنے والے تھے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ میترک خاندان کے حکمراں بدھ نہ تھے، سناتنی تھے۔ تاہم اس ادارے کو مدد کرتے تھے۔

775ء میں عربوں نے حملہ کیا اور میتروکوں کو شکست ملی اور ودھیاپیٹھ بند ہوگئی۔ یہاں مشہور علماء کے نام دروازے پر تحریر کیے جاتے۔ علماء راج سبھا میں اپنی علمیت بتا کر حکومت میں اعلیٰ حقوق حاصل کرتے تھے۔

یہ مشہور ودھیاپیٹھ تھی اور علم کی پوجا اور ان کی مخصوص قسم کی تعلیمی روایت کی وجہ سے بھارت میں ہی نہیں لیکن اس دور کی دنیا میں وہ مشہور ہوئی تھی۔ اس ودھیاپیٹھ میں ملک غیر ملکوں سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے طلبہ آتے تھے۔ صحیح معنوں میں وہ بین الاقوامی ودھیاپیٹھ تھی۔ اس میں تقریباً ہر ایک علوم کی تعلیم فراہم کی جاتی تھی۔ ان تمام ودھیاپیٹھوں کے اخراجات راجاؤں اور سخی لوگوں کے ذریعے دی جانے والی امداد سے کیے جاتے تھے۔ یہ حقیقت اس سماج کی بھی علم کی جانب محبت اور خلوص ظاہر کرتی ہے۔

بھارتی علوم، فنون اور علم-سائنس کی تعلیم فراہم کرنے والی یہ عالمی شہرت یافتہ یونیورسٹیاں تھیں۔

## مشق

### 1. ذیل کے سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے :

(1) بھارت میں وید کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں سمجھایئے۔

(2) تکشیلا ودھیاپیٹھ پر نوٹ لکھیے۔

(3) دور وسطیٰ کے ادب پر بحث کیجیے۔

### .2 ذیل کے سوالات کے جواب نکاتی دیجیے :

(1) ولبھی ودھیاپیٹھ کی معلومات دیجیے۔
(2) نالندہ ودھیاپیٹھ کی معلومات دیجیے۔

### .3 ذیل کے سوالات کے جواب مختصر میں لکھیے :

(1) یجروید کے بارے میں معلومات دیجیے۔
(2) اتھروید میں کون سی معلومات دی گئی ہے؟
(3) شری مدبھگودگیتا میں کون سے فلسفیانہ اصولوں پر تبصرہ انتخاب ہے۔

### .4 ذیل میں ہر ایک سوال کے نیچے دیے گئے متبادلات میں سے صحیح بدل کو پسند کر کے جواب لکھیے :

(1) بھارتی ادب کی سب سے قدیم گرنتھ .................. ہے۔
(A) رگ وید (B) یجروید (C) سام وید (D) اتھروید

(2) بدھ ادب کس زبان میں لکھا گیا ہے؟
(A) پالی (B) ہندی (C) براہمی (D) گجراتی

(3) دراوڑ خاندان کی سب سے قدیم زبان کون سی ہے؟
(A) تمِل (B) تیلگو (C) کنڑ (D) ملیالم

(4) شاعر چند بردائی کا کون سا گرنتھ ہندی ادب کا ابتدائی گرنتھ ہے؟
(A) پرتھوی راج راسو (B) وکرمانِک دیوچرت (C) کوی راج مارگ (D) چندراین

(5) مہرشی پانینی کا عظیم گرنتھ کون سا ہے؟
(A) اسٹادھیای (B) پرتھوی راج راسو (C) وکرمانک دیوچرت (D) چندراین

**سرگرمی**

- بھارت کے جدید ادب کی گرنتھوں کی معلومات تیار کیجیے۔
- گجرات کی مخصوص یونیورسٹیوں کی فہرست تیار کیجیے۔
- نالندہ-تکشیلا ولبھی اور وکرم شیلا قدیم ودیاپیٹھ کے متعلق معلومات یکجا کیجیے۔
- اسکول کی لائبریری کا استعمال کر کے ہمارے ناری رتن، پالا لوپا مُدرا اور گارگی کے متعلق مزید معلومات بتائیے۔

•

# 5 بھارت کا سائنسی اور ٹیکنالوجی کا ورثہ

سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں جو ایجادات ہوئی اس نے دنیا کے ممالک کو قریب کردیا ہے۔ ملکوں کے درمیان کے معاملات کو آسان بنایا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کے درمیان تعاون میں اضافہ ہوا ہے۔ نیا نظریہ وجود میں آیا ہے۔ ممالک عالمی امن اور باہمی وجود کی جانب راغب ہوئے ہیں۔

سائنس یعنی منظّم علم اور ٹیکنالوجی یعنی صحیح اس علم کا صحیح استعمال۔ سائنس اور ٹیکنالوجی دونوں مختلف الفاظ ہونے کے باوجود ان میں امتزاج ہوگیا ہے۔

## قدیم بھارت کا سائنسی شعبے میں ورثہ :

ہمارے قدیم بھارت کے عظیم روشیوں نے سائنس کے شعبے میں دنیا کو بیش قیمتی تحفہ دیا ہے۔ علم دھات، علم کیمیا، علم وید، سرجیری کا علم، علم ارضی، علم فلکیات، علم نجوم، علم تعمیرات، مادی علم جیسے سائنس کے بہت سے شعبوں میں ہمارے روشیوں نے اہم رول ادا کیا ہے۔ جو ہمارے لیے فخر کی بات ہے۔ بھارت میں صرف ادب، فن، مذہب، تعلیم اور فلسفہ جیسے شعبوں میں ہی رول ادا نہیں کیا، لیکن مختلف سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھی اپنا اہم رول ادا کیا ہے۔ جدید دور کی ایجادات سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت روحانی فکری بہاؤ کے ساتھ ساتھ سائنس کے نظریہ کا بھی حامل ہے۔ زیادہ تر سائنسی اور ٹیکنالوجی کی دریافتوں میں ایک یا دوسری طور پر قدیم بھارت کے سائنس کا مادّہ شامل ہے۔ قدیم بھارت نے سائنس کے شعبے میں قابلِ درج ترقی کرکے دنیا کو قیمتی تحفہ فراہم کیا ہے۔

## علم دھات

قدیم دور سے ہی بھارت کی عوام علم دھات کا اپنی ضروری زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔ قدیم بھارت نے علم معدنیات میں بے مثال کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ مثال کے طور پر وادیٔ سندھ کی تہذیب سے دستیاب ہونے والی دھات کی رقص کرتی ہوئی مورتی تکشیلا سے دستیاب ہونے والے کسان حکمراں کے دور کی بھگوان بدھ کی مورتیاں، چول حکمراں کے دور میں تیار ہونے والی دھات کی مورتیاں، چنائی کے عجائب خانے میں محفوظ بین الاقوامی شہرت یافتہ فنِ رقص کی عمدہ مثال مہادیو نٹراج کی مورتی نیز تیر کمان والے شری رام کی مورتی، دیوی، دیوتاؤں، چرندے۔ پرندے نیز سُپاری کاٹنے کے سروطے وغیرہ کا شمار کرسکتے ہیں۔ یہ دھات کی مورتیاں بنانے کی روایت 10 ویں اور 11 ویں صدی میں ترقی پذیر ہوئی۔

## علم کیمیا

علم کیمیا ایک تجرباتی سائنس ہے۔ یہ علم مختلف معدنیات، پودے زراعت کے لیے بیج، مختلف دھات کی تخلیق یا اس میں تبدیلی نیز صحت کے نظریے سے ضروری دوائیوں کی تخلیق میں مفید ہے۔ علم کیمیا کے ماہرین میں نالندہ ودھیا پیٹھ کے بدھ آچاریہ ناگارجن کو بھارتی علم کیمیا کا آچاریہ مانتے ہیں۔ اس لیے "رس رتناکر" اور "آروگیہ منجری" جیسے گرنتھ لکھے ہیں۔

5.1 ناگارجن آچاریہ

آچاریہ ناگارجن نے نباتی دوائیوں کے ساتھ ساتھ کیمیاوی دوائیاں استعمال کرنے کی سفارش کی گئی۔ سیماب کی راکھ کرکے اس کو دوائی کے طور پر استعمال کرنے کی ابتدا اس کے ذریعے ہوئی ایسا مانا جاتا ہے۔ نالندہ ودھیاپیٹھ میں علم کیمیا کی تعلیم اور ایجاد کے لیے اپنی الگ کیمیائی اسکول اور بھٹیاں تھی۔ علم کیمیا کی کتابوں میں منجیہ رس، اوپرس، دس قسم کے زہر نیز مختلف قسم کے کارخانوں اور دھاتوں کی راکھ کا بیان ملتا ہے۔

علم کیمیا کی عمدگی تو دھات سے بنی ہوئی بھگوان بدھ کی مورتیوں میں

نظر آئی ہے۔      فِٹ اونچی 1 ٹن وزن والی تانبے کی مورتی سلطان گنج (بہار) سے دستیاب ہوئی نیز 18 فِٹ اونچی بھگوان بدھ کی مورتی نالندہ میں سے دستیاب ہوئی ہے۔ 7 ٹن وزن والی اور 24 فٹ اونچا سمراٹ چندر گپت دوم (وکرمادتیہ) کے دلّی میں بنائے ہوئے اس وجئے استون کو ابھی تک بارش، سردی یا گرمی میں کئی سال گزر گئے پھر بھی زنگ نہیں لگا۔ یہ بھارت کے علم کیمیا کی بہترین مثال ہیں۔

5.2 لوہے کا ستون، دلّی

## علم ویدک اور سرجری

قدیم دور سے بھارت نے علم ویدک اور سرجری کے شعبے میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کی ہے۔ بھارتی علم ویدک کے عظیم ماہر مہرشی چرک اور مہرشی سُشروت نیز واگ بھٹ نے اپنی ایجادوں سے ویدک علم کے بام عروج تک پہنچایا ہے۔

5.3 مہرشی چرک

مہرشی چرک نے "چرک سینھتا" نامی کی کتاب میں 2000 سے زیادہ نباتات دوائیوں کا ذکر کیا ہے۔ مہرشی سُشروت نے "سُشروت سنیھتا" میں سرجری کے ایسے تیز دھار والے آلات (سامان) کا ذکر کیا ہے کہ جو سر کے بال کو کھڑا کر کے دو حصے کرسکتے تھے۔ واگ بھٹ کی "واگ بھٹ سینھتا" بھی اہم کتاب ہے۔ چرک سینھتا سُشروت سینھتا اور واگ بھٹ سینھتا ہر ایک کے لیے ان تین کتابوں کا مطالعہ فائدے مند ہے۔

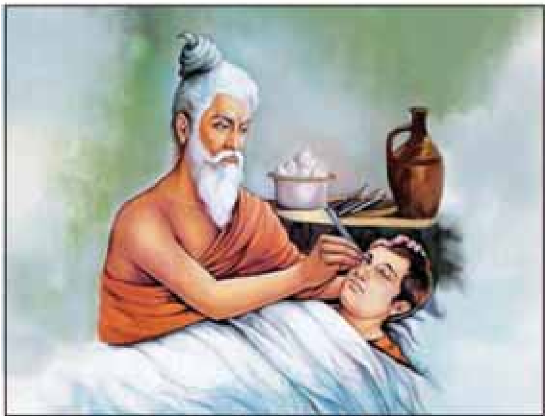

5.4 مہرشی سُشرُت

قدیم بھارت کے ہندوؤں کے علم ادویات میں معدنیات، نباتات اور حیوانات کی دواؤں کا وسیع ذخیرہ شامل ہے۔ دوائیں بنانے کی باریک طرز کے ساتھ دواؤں کی تقسیم نیز دوائیوں کے استعمال سے متعلق ہدایات فراہم کی گئی ہے۔ سرجری کرنے کے لیے پیالے کی شکل کا پٹا باندھ کر خون کی گردش کو روکتے تھے۔ پیڑوھ، مثانہ، سارن گانٹھ، موتیا، پتھری کا درد، مسہ، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنا، جسم میں داخل ہونے والے مادوں کو باہر نکالنے کی تمام باتوں میں بھارتی ڈاکٹر ماہر تھے۔ ٹوٹے ہوئے کان اور ناک کا علاج اور پلاسٹک سرجری بھی جانتے تھے۔

مردہ جسم کو کاٹنا یا موم کے پتلے کے ذریعے سیدھا علم طب کے طلبہ کو فراہم کیا جاتا تھا۔ زچگی کے وقت کا مشکل آپریشن کیا جاتا تھا۔ وہ عورتوں اور بچوں کی بیماریوں کے ماہر بھی تھے۔ بیماریوں کے اسباب اور علامات کی درجہ بندی کرکے اس کا علاج کرکے بیماری اچھی ہونے کے بعد کی پرہیزی بھی بتاتے تھے۔

قدیم بھارت میں حیوانات کی بیماریوں کے علوم کی بھی ترقی ہوئی تھی۔ گھوڑا نیز ہاتھی کی بیماریوں پر کتابیں لکھی گئی تھی۔ اس میں "ہستی آیوروید" نیز شالی ہوتری کا "اسو شاستر" بہت ہی مشہور ہے۔ ویدک علم کا عالم واگ بھٹ نے علاج کے شعبے میں "اسٹاک ہردئے" جیسی کتابیں لکھ کر ہمیں عطا کی ہیں۔

## علم ریاضی

جس ریاضی سے پوری دنیا کا لین دین چلتا ہے اس علم ریاضی کے شعبے میں اہم ایجادات بھارت میں ہوئیں ایسا مانا جاتا ہے۔ بھارت میں صفر کی ایجاد اعشاریہ نظام، الجبرا، بودھاین کا مسئلہ، خطی علم اور ویدک حساب جیسی ایجاد کی ہیں۔

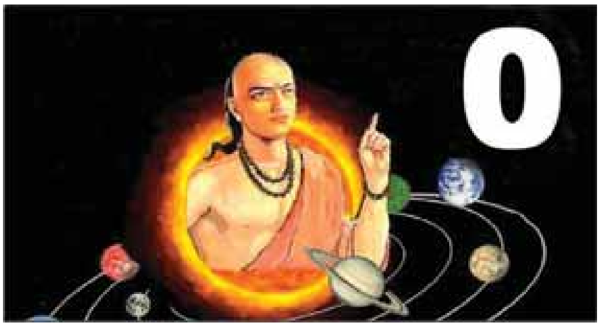

5.5 آریہ بھٹّ

صفر کی (0) ایجاد آریہ بھٹ نے کی۔ ہندسے پیچھے صفر لگا کر لکھنے کے بانی "گرتسمو" نامی روشی تھے۔ قدیم بھارت کے علم ریاضی کے ماہرین نے 1 کے پیچھے 53 صفر رکھنے سے بنتے رقم کے نام طے کیے تھے۔ موہن جوداڑو اور ہڑپا کے آثاروں میں ناپ تول کے وسائل میں "اعشاریہ نظام" نظر آتا ہے۔

بھاسکر آچاریہ نے 1150 میں "لیلاوتی گنیت" اور "بیج گنیت" نامی کتابیں لکھی۔ انہوں نے + (جمع) نیز - (تفریق) کی بھی ایجاد کی تھی۔ برہم گپت نے قسمیں بتائی تھیں۔ بودھاین کا مسئلہ علم مثلث آپ استمبھ شلوسترو میں (800 ق-م) مختلف ویدوں کے یگیوں کے لیے لازم مختلف ویدیوں کے معیار کو طے کیا تھا۔ اس میں بھی اس اصول کا تجزیہ ہے۔

آریہ بھٹ کی "آریہ بھٹّیم" کتاب میں (پائی) کی قیمت (3.14) ہوتی ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اس نے ثابت کیا ہے کہ گولے کے محیط اور قطر کی نسبت کو ظاہر کرنے والا مستقل عدد $\pi$ (پائی) ہے۔ تقسیم کا جدید طریقہ ضرب، جمع، تفریق، جذرالمکعب وغیرہ ہشتم طریقہ کی معلومات آریہ بھٹ نے اپنی کتاب میں دی ہے۔ اس لیے آریہ بھٹ کو "علم ریاضی کا بانی" کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے "دش گیتی کا" "آریہ بھٹّیم" جیسی کتابیں تحریر کی تھیں۔ "آریہ سدھانت" میں علم نجوم کے اصل اصولوں کو مختصر میں بیان کیا ہے۔ حساب، الجبرا اور خطی علم کے بنیادی مسائل کا حل دریافت کیا تھا۔

اس کے علاوہ علم ریاضی کے مختلف پہلوؤں پر بحث بہت سے عالموں نے اپنی اپنی کتابوں میں کی ہے۔ ان میں بودھاین آپ استمبھ اور کاتیاین، بھاسکر آچاریہ، برہم گپت وغیرہ کا شمار کیا جا سکتا ہے۔

## دیگر علوم

قدیم بھارت میں مختلف سائنسی مضامین کی کتابوں کی تصنیف ہوئی۔

دیگر علوم

| نمبر | سائنس منحصر علوم کے نام | مصنف |
|---|---|---|
| 1 | پرجنن شاستر | برابھرویہ پانچال |
| 2 | چِکتسا سنگھ | چکر پانی دت |
| 3 | کام سوتر | واتسیامین |
| 4 | ورکش آیوروید | مہامنی پاراشر |
| 5 | یوگ شاستر | مہامنی پتنجلی |
| 6 | ینتر سروسو | مہرشی بھاردورج |
| 7 | کال گنتا | شکر منی |

## علم فلکیات اور علم نجوم

علوم میں علم فلکیات سب سے قدیم علم ہے۔علم فلکیات کے متعلق کئی کتابیں بھارت میں لکھی گئی ہیں۔ ان تمام کتابوں کا قدیم ودھیاپیٹھوں میں منظّم اور گہرا مطالعہ کیا جاتا تھا۔ سیّاروں اور ان کی رفتار، نچھتّر اور دیگر آسمانی مادّوں پر سے تحسیب کر کے علم فلکیات اور علم نجوم کی کافی ترقی ہوئی تھی۔ خاص طور پر سیّاروں کے خد کے مطابق آگاہی کی جاتی تھی۔

جس کے نام پر سے بھارت کے پہلے مصنوعی سیّارچے کا نام 'آریہ بھٹ' رکھا گیا۔ وہ آریہ بھٹ کا علم فلکیات کے شعبے میں اہم رول رہا ہے۔'اس نے زمین اپنی محور پر گردش کرتی ہے نیز چاند گہن کا صحیح سبب زمین کا سایہ ہے۔' یہ ثابت کیا تھا۔جس کو علماء 'اجر بھر' نام سے خطاب کرتے تھے۔ اسی طرح برہم گپت نے 'برہم سِدھانت' کتاب میں مقناطیس کے اصولوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

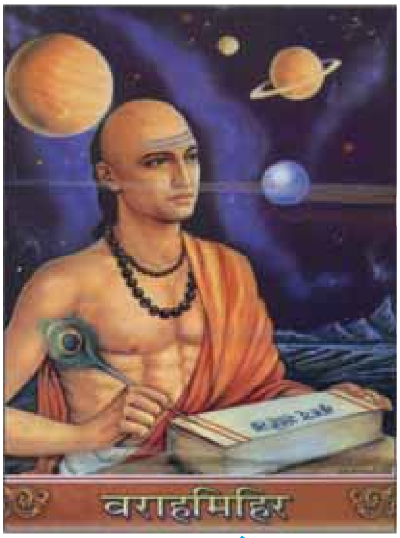

5.6 نجومی وراہ مِہر

علم نجوم کو 'تنتر'، 'ہورا' نیز 'سنھیتا' ان تین حصّوں میں تقسیم کرنے والا وراہ مِہر عظیم عالم فلکیات اور نجومی تھا۔ اس نے 'بروہد سنھیتا' نامی کتاب کی تخلیق کی جس میں آسمانی سیّاروں کی انسان کے مستقبل پر ہونے والی اثر، آدمی کی خصوصیات، حیوانات کی درجہ بندی، شادی کا وقت، تالاب، کنواں، باغیچے، کھیتوں،فصل بونا وغیرہ مواقع کے اچھے وقت کی معلومات فراہم کی ہے۔ہمیں فخر کرنا چاہیے کہ ہمارے آباء و اجداد مختلف علوم میں کس قدر مہارت رکھتے تھے۔

## علمِ تعمیرات

قدیم بھارت کا فنِ تعمیرات کے شعبے میں اہم کردار ہے۔علم تعمیرات،علم نجوم کا غیر مقسوم حصّہ ہے۔ جس کا شمار، اہمیت اور تعریف دنیا کے کئی ملکوں میں تسلیم کی جا رہی ہے۔ قدیم بھارت میں برہما، نارد، برہسپتی، بھروگو، وسسٹھ، وشوکرما جیسے عالموں کا فنِ تعمیرات میں بے مثال عطیہ ہے۔

علم تعمیرات میں رہائش کی جگہ، مندر،محل، اصطبل، قلعہ، اسلحہ خانہ، شہر وغیرہ کی تشکیل کس طریقے سے کرنا، کس سمت کرنا واضح کیا گیا ہے۔ بروہد سینھا میں فنِ تعمیرات کا ذکر نظر آتا ہے۔ 15 ویں صدی میں میواڑ کے رانا کمبھا نے اضافہ کر کے فنِ تعمیرات کو دوبارہ عروج بخشا۔

5.7 دیوتاؤں کا پہلا معمار روشوکرما

علم تعمیرات کو آٹھ حصّوں میں تقسیم کرنے والے دیوتاؤں کا پہلا معمار وشوکرما ہے۔ علم تعمیرات میں جگہ کی پسند، مختلف اشکال، تشکیل، جسامت، سامان کی آراستگی، دیوتا مندر، برہم ستھان، بھوجن ککش، بیڈروم وغیرہ مختلف مقامات کی معلومات فراہم کی گئی ہے۔ علم تعمیرات کے نظریہ میں اب تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اب اس کو غیر ممالک میں بھی تسلیم کیا جا رہا ہے۔

قدیم بھارت کے سائنسی علم کو دنیا میں تسلیم کیا گیا ہے۔ ہمارے بھارت کی تہذیب وسیع تنوعات سے معمور ہے۔ اس میں مذہب اور سائنس، روایاتی، اصول، پریکٹیکل علم اور فہم کا بہترین امتزاج ہوا ہے جو دنیا کے بہت کم ممالک میں پایا جاتا ہے۔ ہماری تہذیب میں رواداری اور اتحاد نظر آ رہا ہے۔ یہاں ہر ایک شخص کا مذہب، زندگی کا طریقہ نیز اقدار میں تنوعات ہونے کے باوجود ہمارے ملک میں اتحاد کا دیدار ہوتا ہے۔تنوعات میں اتحاد بھارتی تہذیب کی بنیادی خصوصیت ہے۔ یہ بھولنا نہیں چاہیے۔

## مشق

### .1 ذیل کے سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے :

(1) قدیم بھارت کا علم دھات میں رول بیان کیجیے۔

(2) قدیم بھارت نے علم کیمیا میں حاصل ترقی کردہ بیان کیجیے۔

(3) ویدک علوم اور سرجری میں قدیم بھارت کی اہمیت واضح کیجیے۔

(4) قدیم بھارت نے سائنس کے شعبے میں کیا ورثہ دیا ہے۔

### .2 ذیل کے سوالات کے نکاتی جواب دیجیے :

(1) قدیم بھارت نے علم ریاضی کے شعبے میں حاصل کردہ ترقی پر نوٹ لکھیے۔

(2) مختصر نوٹ لکھیے : قدیم بھارت کا علم فلکیات

(3) علم نجوم میں بھارت کا عطیہ

(4) فنِ تعمیرات میں کون سی معلومات کا شمار ہوتا ہے؟

### .3 ذیل کے سوالات کے مختصر جواب لکھیے :

(1) سائنس اور ٹیکنالوجی کا مفہوم بتائیے۔

(2) علم کیمیا کے شعبے میں ناگارجن کا عطیہ بیان کیجیے۔

(3) علم ریاضی کے شعبے میں آریہ بھٹ کی ایجادات پر نوٹ لکھیے۔

(4) علم نجوم کتنے حصّوں میں منقسم ہے؟

(5) علمِ تعمیرات کے بانیوں کے نام بتائیے۔

### .4 ذیل میں ہر ایک سوال کے نیچے دیے گئے متبادلات میں سے صحیح بدل انتخاب کر کے جواب لکھیے :

(1) فن کے نظریے سے بین الاقوامی شہرت کی حامل والی کون سی ہے؟

(A) بدھ کی (B) نٹراج کی (C) بودھی گیا کی (D) دھنوردھاری رام کی

(2) ذیل میں سے کون سا جملہ صحیح نہیں ؟

(A) ناگارجن کو بھارتی علم کیمیا کا آچاریہ کہا جاتا ہے۔

(B) سیماب کی راکھ بنا کر دوا کے طور پر استعمال کرنے کا طریقہ ناگارجن نے ایجاد کیا۔

(C) علم کیمیا تجرباتی سائنس نہیں ہے۔

(D) دھات کی راکھ کا ذکر علم کیمیا کی کتابوں میں نظر آتا ہے۔

(3) مہرشی چرک : چرک سنھیتا، مہرشی سشرت : ............

(A) سشرت سنھیتا (B) چرک سنھیتا (C) واگ بھٹ سنھیتا (D) سشروت شاستر

(4) کسی اسکول میں ایک کلاس میں کتنے طلبہ علم ریاضی پر بحث کرتے ہیں۔ ان میں کون سچ بولتا ہے؟

شریا : بھاسکراچاریہ نے 'لیلاوتی گنت' اور 'بیج گنیت' نامی کتابیں لکھیں۔

یش : اعشاریہ نظام کے بانی بوداھاین تھے۔

مانسی : آریہ بھٹ کو 'علم ریاضی کا بانی' کہتے ہیں۔

ہارد : صفر (0) کی ایجاد بھارت نے کی تھی۔

(A) یش (B) ہارد (C) شریا (D) شریا، مانسی، ہارد

(5) برابھرویہ پانچال کی تخلیق کردہ کتاب .................. ہے۔

(A) چِکتسا سنگرہ (B) پرجنن شاستر (C) کام سُتر (D) ینتر سروسو

(6) قدیم بھارت میں مقناطیس کے اصول کو رائج کرنے والی روایت برہم سدھانت کی تشکیل کس نے کی تھی؟

(A) برہم گپت (B) واتسیاین (C) گروتسمد نے (D) مہامنی پتنجلی نے

(7) مندر، محل، اصطبل، قلعے وغیرہ کس طرح بنائے جائیں۔ کس سمت میں بنائے جائیں اس کے اصول بنانے والا علم ذیل میں سے بتائیے۔

(A) علم ریاضی (B) علم کیمیا (C) ویدک شاستر (D) علم تعمیرات

## سرگرمی

- 'قدیم بھارت کا سائنس' عنوان پر سیمینار منعقد کیجیے۔
- ناگارجن چرک، سشروت، آریہ بھٹ، بھاسکر، برہم گپت، بھاسکراچاریہ، وراہ مِہر، وشوکرما وغیرہ کے فوٹو والی نمائش تیار کیجیے۔
- 'سائنس سے بھرا بھارت' عنوان پر ہاتھ سے لکھ کر میگیزین تیار کیجیے۔
- بھارت کے سائنس دانوں کی معلومات یکجا کر کے پروجیکٹ بنایئے۔
- انٹرنیٹ کا استعمال کر کے 'قدیم سائنس کی ایجادات' کے متعلق معلومات حاصل کر کے نوٹس بورڈ پر ظاہر کیجیے۔
- 'قدیم بھارت کا سائنس' عنوان پر کتب خانے کا استعمال کر کے چارٹ بنایئے۔
- 'سائنس کے میدان میں خواتین کا حصّہ' کے زیرعنوان تقریر کا منصوبہ بنایئے۔

## اتنا جانیے

شری نِواس رامانوجن کی یاد میں 22 دسمبر کے روز 'قومی ریاضی دن' اور 2012 کی سال کو قومی ریاضی سال کے طور پر ظاہر کیا گیا۔

●

# 6 بھارت کے تمدنی ورثے کے مقامات

بھارت ایک پھلا پھولا قدرتی اور تہذیبی ورثے کا حامل ملک ہے۔ قدرتی اور تہذیبی مقامات کو دیکھنے کے لیے ملک اور بیرون ملک سے کئی سیاح بھارت کی ملاقات لیتے ہیں۔ اس سبق میں بھارت کے تہذیبی ورثے کے مقامات کا (ہم مطالعہ کریں گے) ہم تعارف حاصل کریں گے۔

## اجنتا کی غاریں :

اجنتا کی غاریں مہاراشٹر کے اورنگ آباد ضلع کے قریب اجنتا گاؤں میں واقع ہیں۔ سہیادری پہاڑوں کے سلسلے کو تراش کر گھوڑے کی نال شکل کی یہاں 29 غاریں واقع ہیں۔ واستوفن کے اعتبار سے اجنتا کی یہ غاریں اہمیت کی حامل ہیں۔ یہاں کی غاروں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (1) فنِ مصوری پر مبنی غاریں اور (2) سنگتراشی پر مبنی غاریں۔ فن مصوری (دیواروں پر بنائی گئی تصاویر) جتنی غاروں میں سے 16,10,2,1 اور 17 نمبر کی غاروں کی دیواروں پر کی بنائی گئی تصاویر بے مثال اور معیاری ہیں۔ ان تصاویر کا اہم نفسِ مضمون بُدھ مذہب ہے۔ اجنتا کی غاروں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ چیتیہ اور وہار۔ غار نمبر 26,19,10,9 اور 29 نمبر کی غاریں چیتیہ ہیں جب کہ باقی ماندہ غاریں وہار ہیں۔ اجنتا کی غاریں ایک زمانے میں فراموش کردی گئی تھی۔ ان غاروں کا عیسوی سن 1819 میں ایک انگریز کیپٹن جون سمیتھ نے دوبارہ انکشاف کیا۔ اجنتا کی غاروں کو ابتدا کی بدھ واستوفن (دیواروں پر بنائی گئی تصاویر) فنِ سنگتراشی کی اعلیٰ مثالوں میں مقام حاصل رہا ہے۔ انسانی دخل اندازی اور گزرتے وقت کے اثرات سے ماند پڑتی ہوئی تصاویر کو نقصان پہنچا ہے۔ اجنتا کی غاریں اس کے یگانہ متمویل فن کے لیے صرف بھارت میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ فنِ مصوری، فنِ سنگتراشی اور فنِ تعمیرات کے شعبے ہیں۔ قبل ازیں کبھی نظر نہ آیا ہو ایسا امتزاج ان غاروں میں کی گئی تخلیق نے بھارت کا نام فخر سے اونچا کیا ہے۔

**اتنا جاننا گوارا ہوگا :**

چیتیہ یعنی بُدھ سادھوؤں کی عبادت اور اپاسنا کرنے کا مقام۔ چیتیہ غاروں کے اندر کے ہیرے پر استوپ تعمیر کیے گئے ہوتے ہیں۔ اور وہار کا مطلب بُدھ مٹھ جہاں بُدھ بھکشک رہتے ہیں اور مطالعہ کرتے ہیں۔

## ایلورا کی غاریں :

مہاراشٹر ریاست میں اورنگ آباد کے قریب ایلورا کی غاریں واقع ہیں۔ ان میں کل 34 غاریں ہیں۔ یہاں ایک دوسرے سے الگ ایسے غار منادر کے تین مجموعے ہیں۔

(1) بُدھ مذہب سے منسلک غاریں 1 سے 12 نمبر کی ہیں۔

(2) ہندو مذہب سے منسلک غاریں 13 سے 29 نمبر کی ہیں۔

(3) جین مذہب سے منسلک غاریں 30 سے 34 نمبر کی ہیں۔

راشٹر کُٹ راجاؤں کے دور میں ہندو مذہب کی غاروں کی تعمیر ہوئی۔ جن میں 16 نمبر کی غار میں کیلاس مندر واقع ہے۔ جو ایک ہی پتھر کو تراش کر تعمیر کیا گیا ہے۔ جو 50 میٹر لمبا 33 میٹر چوڑا اور 30 میٹر اونچا ہے۔ دروازہ، جھروکا اور خوبصورت ستونوں کی قطاروں سے آراستہ ہوا اس علاقوں میں واقع ایلورا کی غاریں عیسوی سن 600 سے 1000 کے دور کی ہیں اور قدیم بھارتی تہذیب کا زندہ مظاہرہ کرتی ہیں۔ بُدھ، ہندو اور جین مذہب پر ایلورا کا پاکیزہ مقام کا یہ احاطہ نہ صرف بے مثال فنی تخلیق اور تکنیک کی انتہا ہے؟ مگر اس کے ساتھ یہ قدیم تعمیرات بھارت کے استقلالی کردار کا تعارف بھی پیش کرتی ہے۔

## ایلیفینٹا کی غاریں :

مہاراشٹر ریاست میں ممبئی سے 12 کلو میٹر کے فاصلے پر بحرِ عرب میں ایلیفینٹا کی غاریں واقع ہیں۔ ایلیفینٹا کی غاروں کی کل تعداد 7 ہیں۔

اس مقام کا نام ایلیفینٹا سب سے پہلے پُرتگالیوں نے رکھا تھا۔ انہوں نے یہ نام یہاں پر پتھر میں کندہ ہاتھی کی مورتی کی وجہ سے رکھا ہے۔ یہاں کی غاروں میں کئی خوبصورت سنگتراشی کی تخلیقات تراشی گئی ہیں۔ جس میں تری مورتی (برہما، وِشنو اور مہیش) کا شمار دنیا کی بہترین مورتیوں میں کیا جاتا ہے۔ یہ غار نمبر 1 میں واقع ہے۔ عیسوی سن 1987 میں یونیسکو نے عالمی ورثے کے مقامات میں ایلیفینٹا غار کو مقام دیا ہے۔ مقامی ماہی گیر اس مقام کو **دھارا پوری** کہتے ہیں۔

6.1 تری مورتی

## مہابلی پورم :

تمل ناڈو ریاست کے چینّائی سے 60 کلومیٹر کے فاصلے پر مہابلی پورم واقع ہے۔تمل ناڈو کا یہ شہر اپنے شاندار مندر تعمیرات اور سمندری ساحل کے لیے مشہور ہے۔ جنوبی بھارت کے پلّو خاندان کے پلو راجا نرسینھ ورمن اول عُرف مہامل پر سے اس شہر کا نام مہابلی پورم رکھا گیا ہے۔ پلّو خاندان کے راجا نرسینھ ورمن اول کے دور میں یہاں کل سات رتھ مندروں کی تعمیر کی گئی تھی۔جس میں فی الحال پانچ رتھ مندر کا ہی وجود باقی ہے۔ دو رتھ مندر سمندر میں گم ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں مسکراتی شکل میں وِشنو کی مورتی اور مہشاسُر کا قتل کرتی ہوئی درگادیوی کی مورتی فن سنگتراشی قابل دید ہے۔ دنیا بھر میں چٹّانی سنگتراشی کے بے مثال فن تعمیرات والا مہابلی پورم شہر قدیم بھارت کی ایک مشہور بندرگاہ بھی تھا۔

## پٹّ دکل :

پٹّ دکل جو کرناٹک ریاست کے بدامی سے 16 کلومیٹر دور واقع ہے۔ پٹّ دکل چالوکیہ خاندان کی راجدھانی کا شہر تھا۔ ساتویں۔ آٹھویں صدی میں تعمیر کیے ہوئے منادر میں ناگر اور مندر وِروپاکش (سِشو) کا مندر ہے۔

## کھجوراہو کے منادر :

مدھیہ پردیس کے چھتر پور ضلع میں کھجوراہو منادر واقع ہیں کھجوراہو بندیل کھنڈ کے چندیل راجاؤں کی راجدھانی کا شہر تھا۔ ان راجاؤں کے دورِ اقتدار میں عیسوی سن (950 سے 1050) میں یہاں 80 منادر تعمیر ہوئے۔ جن میں سے فی الحال 25 منادر ہی موجود ہیں۔ ان منادر میں زیادہ تر منادر شو منادر ہیں۔ تو کچھ ویشنو اور جین منادر بھی ہیں۔ ان تمام مندروں کی تعمیرات اور سنگتراشی کی طرز تقریباً یکساں نظر آتی ہے۔ ان منادر میں چوسٹھ یوگی کا مندر اہم ہے یہ مندر اس کی تورن نقاشی کے لیے کافی مشہور ہے۔ ابتدائی دور میں یہ تمام منادر گرینائٹ پتھروں سے تعمیر کیے گئے ہیں۔ کھجوراہو کے منادر ناگر طرز میں تعمیر ہوئے ہیں۔ ملک اور بیرونی ممالک کے سیاح کھجوراہو کے منادر کی فن سنگتراشی، فنِ مورتی سازی اور واستوفن کو دیکھ کر ششدر رہ جاتے ہیں

6.2 کونارک کے سوریہ مندر کا رتھ چکر

## کونارک کا سورج مندر :

اُڑیسہ کے پوری ضلع میں خلیج بنگال کے نزدیک کونارک کا سورج مندر واقع ہے۔ اس مندر کی تعمیر 13 ویں صدی کے گنگ خاندان کے راجا نرسینھ ورمن اوّل کے دور میں ہوئی۔ یہ رتھ مندر سات گھوڑوں کے ذریعے کھینچا جانے والا سورج رتھ کی شکل جیسا بنا ہے۔ اس کے کافی بڑے 12 پہیے ہیں۔ مندر کی بنیاد کو خوبصورتی بخشتے۔ یہ پہیے سال کے بارہ مہینوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ جب کہ ایک چکر میں آٹھ (8) تراشے ہیں جو دن کے آٹھ پہروں کو ظاہر کرتے ہیں۔ خوبصورتی کے نقوش کی تفصیلات اور مضمون کے تنوعات کے اعتبار سے یہ مندر بے مثال ہے۔ اس مندر کی تعمیر کالے پتھروں سے کی گیٔ ہے۔ اس لیے اسے کالا پیگوڈر کے طور پر بھی پہچانا جاتا ہے۔ روحانی، سماجی اور آراستہ یوں تینوں قسم کی سنگتراشی میں 13 ویں صدی کے اُڑیسہ کی تہذیب اور تمدن کا عکس نظر آتا ہے۔

6.3 برہدیشور مندر

## برہدیشور مندر :

تمل ناڈو ریاست کے تانجور (تھنجاور) میں برہدیشور مندر واقع ہے۔ اس مندر کی تعمیر عیسوی سن 1003 سے 1010 کے دوران ہوئی تھی۔ یہ مندر مہادیو شِو کا مندر ہے اس لیے اِسے برہدیشور مندر کہتے ہیں۔ یہ مندر چول خاندان کے راجا راج اوّل کے ذریعے تعمیر کیا گیا تھا۔ اس لیے اس مندر کو راج راجیشور مندر بھی کہتے ہیں۔ یہ مندر 500 فِٹ لمبائی اور 250 فٹ چوڑائی پر مشتمل میدان میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مندر کا شِکھر (چوٹی) زمین سے تقریباً 200 فٹ